

بِيَادِكَارِاَمَا الْعَارِفِينَ زِيَّةُ الصَّالِحِينَ حُضُورُتُعَوْنَتُ الْعَالَمِ
مُجْبُوبٌ يَزِدَانِي مُخْدُوْمٌ سِيدُ اشْرُفَ جَهَانِيرو سِنَانِي قَدِيسٌ

لِلْخَاتَمِ الْمُتَمِيمِ



عن آنچہ کی تائید ہے وہ میرے مصدقی کی نہیں بلکہ



الْأَشْرَفُ

ماہنامہ ستمبر ۲۰۲۳ء
کراچی Reg. # MC 742

Web: www.ashrafia.net

- ♦ درس قرآن
- ♦ درس حدیث
- ♦ حضور خاتم النبیین ﷺ
- ♦ کاشمنوں حسین مروت
- ♦ اسلام اور قادیانیت
- ♦ حضرت داتا نجیب بخش علی ہجویری
- ♦ فارج قادیانیت
- ♦ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب
- ♦ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلی

بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَاہنَامَه

الاشرف

کراچی

صفر بظہر
ستمبر ۲۰۲۳ء شمارہ نمبر ۹
۱۴۴۵ھ

اسلامی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار
پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا واحد ترجمان

- اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
- درہائے بستہ را زکلید کرم کشا

(رجسٹر ڈنر MC 742)

۹

غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزداني حضرت مخدوم میر اوحد الدین سلطان
 قطب ربانی حضرت ابو مندوم شاہ سید محمد طاہرا شرف الاحشرفی الجیلانی قدس سرہ
سید اشرف جہانگیر سمنانی

سید احمد اشرف الاحشرفی الجیلانی قدس سرہ

قدس سرہ

روحانی سرپرست

سید محمود اشرف الاحشرفی الجیلانی مظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں پکھو چھ شریف امینکر نگر (بھارت)

باہی

اشراف الشاخ حضرت ابو محمد شاہ

سید احمد اشرف الاحشرفی الجیلانی قدس سرہ

سب ایڈیٹر

صالحزادہ حکیم سید اشرف جیلانی

ایڈیٹر

ابوالملکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

سجادہ نشین

درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

فون نمبر:

021-36600676 0321-9258811

مقام اشاعت

درگاہ عالیہ اشرفیہ آباد فردوس کالونی، کراچی - 74600

قیمت = 40 روپے سالانہ = 400 روپے

گمراہ انتظامی امور: سید محبوب اشرف جیلانی	مشاورت: سید اعراف اشرف جیلانی
ڈیزائنگ اینڈ کمپوزنگ سرکولیشن محمد بالا اشرفی / محمد قدری اشرفی محمد جاود عطاری	پروف ریڈر مولانا عرفان اشرفی مقصودا ویسی / نعمان اشرفی

پر نظر و پبلیشیر: ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاشرف آفٹ پرنٹنگ پر لیں، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا



اس شمارہ میں

3	حمد و نعمت.....	جناب ساجد علی ساجد امروہوی صاحب، علیہ السلام امام احمد رضا خاں فاضل بریلی
4	آغاز گفتگو.....	ایڈیٹر
7	درس قرآن.....	حضرت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
11	درس حدیث.....	حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
13	حضور خاتم النبیین ﷺ کا دشمنوں سے حسن مروت.....	جناب خواجہ عبدالنظامی صاحب
17	اسلام اور قادیانیت.....	جناب محمد اصغر قادری صاحب (گورنمنٹ کالج، لاہور)
22	حضرت داتا نجح بخش علی ہجویری نور اللہ مرقدہ.....	اشرف الشاخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ
25	مکتوبات اشرف الشاخ (شجرہ پڑھنے کے فوائد).....	اشرف الشاخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ
27	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلی نور اللہ مرقدہ.....	حضرت علامہ ابو داؤد محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ
30	حکایت دلپذیر و نصیحت اموز "کشف المحجوب".....	محترمہ سیدہ بنت اشرف
32	فاتح قادیانیت حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ السلام.....	جناب حنیف وجہواني صاحب
36	فقہی سوالات کے جوابات.....	حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ
39	حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا.....	بنت حکیم سید اشرف جیلانی
44	پیدل چلنے کے فوائد.....	جناب سیدہ حسن آراء صاحبہ
46	الاشرف نیوز.....	صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی

صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ السلام و آله و سلم

نعتِ رسول

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل برشیل الحسین

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پر مرے دل سے
 تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے
 واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
 اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے
 کیا اس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے
 خاک اُس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے
 اے ابر کرم فریاد!! فریاد!! جلا ڈالا
 اس سوزشِ غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے
 دریا ہے چڑھا تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک
 اُتریں گے کہاں مجرم اے عفو! ترے دل سے
 کیا جائیں یہم غم میں دل ڈوب گیا کیسا
 کس تھے کو گئے ارمائیں اب تک نہ ترے دل سے
 کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا روکے
 اللہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

باری تعالیٰ حمد

جناب ساجد علی ساجد امر و ہوی صاحب

تری حمد کیا کروں بیان، تری ذاتِ اعلیٰ صفات ہے
 جو محیط ہے اے خدا! وہ تری ہی ذات ہے
 یہ فرشِ عرشِ مہر و ماہ، تری اک نظر کے ہیں معجزے
 ترے لفظ "کن" کا انعام ہے، کیا حسین کائنات ہے
 ٹو رحیم ہے، ٹو کریم ہے، ٹو بصیر بھی ٹو خبیر بھی
 ٹو کبیر بھی، ٹو قدر بھی، تری ہر صفت میں ثبات ہے
 اے خدا! یہ آنکھ میں روشنی، اے خدا! یہ جسم میں زندگی
 اے خدا! یہ روح میں تازگی، ترا حسن التفات ہے
 دیا دل تو یہ بھی کرم کیا کہ برا بھلا بھی بتا دیا
 دیا سر کو جذبہ بندگی، یہی جذبہ راہِ نجات ہے
 اے ساجد نا سمجھ! سمجھ یہ خدائے پاک کی شان ہے
 کروں ذکر ذاتِ توحید ہے، کروں ذکر نبی تونعت ہے

۴۴۴



آغازِ کفتکو

• ایڈیٹر •

صفراً مظفر کا مبارک مہینہ شروع ہو رہا اور جب یہ رسالہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا تو یہ ماہ مبارک شروع ہو چکا ہو گا۔ اس سلوک کے مسافروں نے سفر کا آغاز کیا اور منزل مقصود تک ماہ مبارک کو بڑی عظیم شخصیات سے نسبت ہے۔ جو اپنے علم و فضل، تقویٰ و پرہیز گاری، روحانیت اور تبلیغ دین کے حوالے سے منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ وہ شخصیات ہیں جنہوں نے لائق، طمع، حرص، ہوس، خودنمایی اور خودسرائی ان تمام چیزوں کے دو دوست اور پیر بھائی حضرت شیخ احمد سرخی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوسعید خذری رحمۃ اللہ علیہ بھی لاہور پہنچے۔ آپ غزنی سے بالاتر ہو کر صرف خلوص کے ساتھ اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے کام کیا اور تبلیغ دین کے حوالے سے جو مشکلات، پریشانیاں اور مصائب و آلام ان پر آئے، انہوں نے تشریف لاتے ہی لاہور (جنوبی ایشیاء) میں تبلیغِ اسلام کا مرکز بن گیا۔ آپ عالم باعمل اور صوفی باصفاء تھے۔ ایک روایت دین حق صرف اسلام ہے اور اس کی خاطر ہم بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ ان نفوس نے علم اور روحانیت کے ذریعے تبلیغ دین کا فریضہ کماحتہ انجام دیا اور اس سلسلے میں صرف تقریر پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ متعدد ہبھیری المعروف داتا گنج بخش قدس سرہ کا نام نامی اسم گرامی سر کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں آپ کی شہرہ آفاق کتاب فہرست ہے۔ آپ کا اسم گرامی ”علی“، ”ابو الحسن“، کنیت اور ”کشف المحبوب“ آپ کی علمیت و روحانیت کا منہ بولتا شوت لقب ”داتا گنج بخش“ ہے۔ دنیاۓ تصوف میں آپ کی ذات ہے۔ اس میں آپ نے تصوف کے بڑے اسرار و رموز بیان

فرمائے ہیں۔ اس کتاب کے متعلق سلطان المشائخ حضرت خواجہ مقرر کردہ کمیٹی منتخب کرتی ہے جس میں علمائے کرام کی مشاورت نظام الدین اولیاء محبوب الہی قدس سرہ کا ہے ارشاد گرامی ”جس شامل ہوتی ہے۔ رقم کے والد گرامی اشرف المشائخ حضرت کا کوئی مرشد نہ ہواں کے لیے کشف المحبوب مرشد ہے“ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاعشر فی الجیلانی نور اللہ مرقدہ نے ۳۰ یہی کافی ہے۔ یعنی یہ کتاب ہر لحاظ سے راہِ سلوک طے کرنے سال سے زائد عرصے تک حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے والوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر کوئی طالب صادق سلوک کی منازل طے کرنا چاہے تو بغور اس کتاب کا مطالعہ کر لے اس کے لیے مکمل ہدایت اس میں مل جائے گی۔ کشف المحبوب کے علاوہ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ سے بڑی عقیدت تھی، لاہور میں قیام کے دوران اکثر فجر کی نماز داتا صاحب کی مسجد میں ادا فرماتے تھے۔ آپ کوئی مرتبہ داتا صاحب علیہ الرحمہ کی زیارت بھی ہوئی اور آپ نے ان سے روحانی فیض حاصل کیا۔ والد گرامی فرماتے تھے کہ: ”حر میں طبیین کے بعد داتا صاحب قبلہ کی درگاہ وہ واحد جگہ ہے جہاں ۲۳ گھنٹے مغلوق خدا موجود رہتی ہے۔“ رات کے کسی حصے میں بھی آپ چلے جائیں فجر تک وہی رونق رہتی ہے اور دوسری بات یہ کہ آپ کے مزار مبارک کے سرہانے کی جانب تلاوت قرآن ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ آپ جب بھی جائیں گے تو دیکھیں گے کہ کوئی نہ کوئی شخص وہاں بیٹھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا ہوگا۔ داتا دربار صفر المظفر کو لاہور میں شایانِ شان طریقے سے منایا جاتا ہے کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہاں خواتین کا انتظام بالکل علیحدہ ہے مردوں کا اختلاط نہیں ہوتا۔ جب کہ دیگر مزارات پر اس چیز کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ ہم اوقاف سے یہ مطالبہ کرتے اسکالر اور عوامِ اہلسنت کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔

آپ کا وصال مبارک ۳۶۵ھ میں ہوا۔ اردو انسائیکلو پیڈیا کے مطابق آپ کا سال وصال ۱۰۷۲ء ہے اور ایک روایت کے مطابق ۳۶۵ھ سے ۳۶۹ھ کے درمیان کا کوئی سال ہے یعنی اس میں اختلاف ہے۔ آپ کا مزار مبارک آج بھی لاہور میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال ۲۰، ۱۹، ۱۸ میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کا ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہاں خواتین کا انتظام بالکل جس میں پورے ملک سے علماء، مشائخ، پروفیسرز، مذہبی اوقاف کی طرف سے عرس مبارک کا اہتمام کیا جاتا ہے اور مختلف نشستوں میں علمائے کرام اور مشائخ عظام منتخب موضوعات الگ الگ دروازہ رکھا گیا اسی طرح پاک پتن شریف، حضرت پرخطابات فرماتے ہیں۔ موضوعات اوقاف کی طرف سے میاں میر صاحب علیہ الرحمہ، حضرت بابا شاہ جمال علیہ الرحمہ اور

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار
اور مزید و شخصیات جن کا یوم وصال اسی ماہ مبارک میں ہے
ان میں ایک: امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد
رضا خان محدث بریلی نور اللہ مرقدہ جنہوں نے بر صیر پاک و ہند
میں فتنہ وہابیت و نجدیت و قادیانیت اور اس کے علاوہ دیگر
فتنوں کے خلاف آوازِ حق بلند فرمائی اور لوگوں کو ان فتنوں سے
آگاہ کیا اور اپنی تحریر کے ذریعے دلائل و براہین کے انبار
لگائے اور ان فتنوں کا قلع قمع کیا۔ اگر آپ اس وقت وہ کتب
تحریر نہ فرماتے تو لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جاتے لیکن امام
اہلسنت نے ہر فتنے کے خلاف آوازِ اٹھائی اور دلائل و براہین
سے مزین کتب تحریر فرمائیں کار د فرمایا۔ آپ کی وہ عظیم
کتب آج بھی آپ کی ذہانت و فطانت اور تحریر علمی کا منہ بولتا
شوت ہیں۔

دوسرے: حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ جنہوں
نے فتنہ قادیانیت کے خلاف تحریری و تقریری طور پر کام کیا
جو آج بھی سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ ہم پر
لازم ہے کہ ان اکابرین کے کارناموں کو اجاگر کریں اور ان
کے مشن کو جاری رکھیں۔

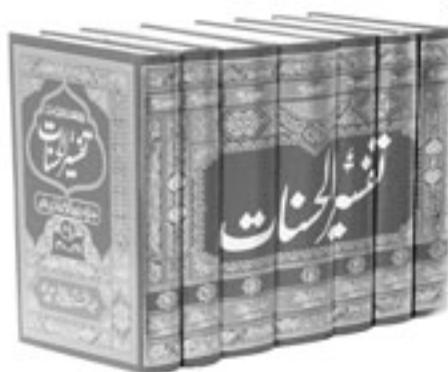
اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقیر ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی

دیگر بزرگان دین کے مزارات جو اوقاف کے زیر انتظام ہیں
وہاں بھی ایسا ہی انتظام ہونا چاہیے تاکہ عبادت ذوق و شوق
سے ہو۔ صفر کے مہینے میں امام ربانی، مجدد الف ثانی حضرت
شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ جنہوں نے اکبر کے دینِ الہی
کے خلاف آوازِ اٹھائی اور وقت کے حکمران کو لاکارا حالانکہ
حاکم وقت کے خلاف بولنا معمولی بات نہیں لیکن اس مردِ قلندر
نے کسی بات کی پرواہ کیے بغیر حق کی آواز کو بلند کیا۔ دین
اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا اور جب عوام کی کثیر تعداد اکبر کے
پیدا کردہ فتنہ میں مبتلا ہو رہی تھی۔ اس گمراہی کی آندھی میں
حضرت مجدد الف ثانی استقامت کا پہاڑ بن کر کھڑے ہوئے
اور دینِ اسلام کی صحیح تعلیمات کو پیش کیا اور لوگوں کو گمراہی سے
بچا کر سیدھی راہ پر گامزن کر دیا۔ اگر اس دور میں آپ کی ذات
والا صفات نہ ہوتی تو یقیناً دین کا نقشہ بگڑ جاتا اور گمراہی میں
مبتلا ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مجدد الف ثانی کو بھیج کر
دینِ اسلام کی حفاظت فرمائی۔ اسی لیے شاعر مشرق علامہ اقبال
نے کہا تھا۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذریعے میں شرمندہ تارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے وہ گرمی احرار



درس قرآن

حضرت علامہ ابوحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

تحریف کرتے ہیں کلمات میں ان کے موقع پر ہونے کے بعد کہتے ہیں، نہیں آیا تمہیں حکم تو مانوا سے اور اگر نہ ملے تمہیں یہ حکم تو بچو اور جسے چاہے اللہ گراہ کرنا تو ہرگز نہیں، تجھے اس کے لیے اللہ کے مقابلہ میں، کچھ یہ وہ ہیں کہ نہ چاہا اللہ نے یہ کہ پاک دل ان کے کرے، ان کے لیے دنیا میں ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

تفسیر:

یا ایها الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسْرِعُونَ فِي الْكُفَّارِ مِنَ الظَّالِمِينَ قَالُوا إِنَّا بِأَفْوَهِهِمْ وَلَكُمْ تُؤْمِنُنَّ قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الظَّالِمِينَ هَادُوا سَمْعُونَ لِلَّكَنِّيْبِ سَمْعُونَ لِقَوْمٍ أَخَرِينَ لَكُمْ يَأْتُوكُمْ يُجَزِّفُونَ الْكَلْمَةَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنَّ أُوتِينُّمْ هَذَا فَخْدُودُهُ وَإِنَّ لَهُمْ تُؤْتُوهُ فَاحْلَدُوا وَمَنْ يُرِدُ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّوْشِيْتاً أُولَئِكَ الظَّالِمِينَ لَهُ يُرِدُ اللَّهُ أَنْ يُظْهِرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خُزْنٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

ترجمہ:

اے رسول! نہ غمگین کریں تمہیں ان کا دوڑنا کفر میں، ان میں یا ایها المظلوم، یا ایها المدثر سے خطاب فرمایا۔ ”بني“ کے معنی سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں ایمان لائے ہم محض منہ سے اور ”غیب کی خبریں دینے والے“، ”رسول“ کے معنی ”فرماں درحقیقت ایمان نہ لائے ان کے دل اور کچھ وہ ہیں جو یہودی رسال“ جو مخلوق کو خالق کا پیغام پہنچائے۔ حضرت مریم سلام اللہ علیہا ہیں، بناؤٹ کے لیے جو سنتے ہیں، جھوٹ بنانے کے لیے سے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے فرمایا: ”میں تمہارے خوب سنتے ہیں اور لوگوں کی، جو نہیں آتے تمہارے پاس، رب کا رسول ہوں، اس لیے آیا ہوں کہ تم کو ستراء پیٹا بخشوں“۔

پارا نمبر ۶ سورۃ المائدۃ آیت نمبر: ۲۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ كَنَمْ سَمْ شَرْعَجَوْبَهْتْ مَهْرَبَانْ رَحْمَتْ وَالْ

يَا ایها الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسْرِعُونَ فِي الْكُفَّارِ مِنَ الظَّالِمِينَ قَالُوا

اَمَّا بِأَفْوَهِهِمْ وَلَكُمْ تُؤْمِنُنَّ قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الظَّالِمِينَ هَادُوا سَمْعُونَ

لِلَّكَنِّيْبِ سَمْعُونَ لِقَوْمٍ أَخَرِينَ لَكُمْ يَأْتُوكُمْ يُجَزِّفُونَ الْكَلْمَةَ مِنْ بَعْدِ

مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنَّ أُوتِينُّمْ هَذَا فَخْدُودُهُ وَإِنَّ لَهُمْ تُؤْتُوهُ فَاحْلَدُوا

وَمَنْ يُرِدُ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّوْشِيْتاً أُولَئِكَ الظَّالِمِينَ لَهُ

يُرِدُ اللَّهُ أَنْ يُظْهِرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خُزْنٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

لَا يَخْرُجُنَّكُ الَّذِينَ سَمِعُوا فِي مِنَافِقِنَ هُمْ بِهِوْ دِيْنَهُ اور خبر و فدک نے ان لوگوں کو جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت یہود خبر و فدک کے ساتھ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ سمجھا کر بھیجا کہ اگر حضور ﷺ شادی ہوئے تھے۔ فیصلہ حاصل کرنے کے بہانے سے یُسْرِیْ عُوْنَفَ فِي شدہ زانی کی سزا وہیں سنائیں جو ہماری کتابوں میں ہے یعنی الْكُفَّارِ يَهُودِيْنَ فِي مِنَافِقِنَ غَلِيْكِيْنَ نہ کریں، جو بہت جلد کفر کا اظہار کر دیتے کوڑے مارنا، منہ کالا کرنا، گدھے پر بٹھانا تو تم اس فرمان کو ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے صرف زبان سے کہ دیا تھا بخششی قبول کر لینا اور اگر رحم کا حکم دیا جائے تو اس حکم کو قبول لیکن ان کے دل ایمان نہ لائے تھے۔

شانِ نزول:

وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا بعض یہودی آپ کا فرمان جھوٹ بولنے خبر کے ساتھ میں سے ایک شادی شدہ مردا اور شادی شدہ عورت نے زنا کیا، اس کی سزا تو ریت میں سنگاری

تھی، یہ سزا نہیں گوارانہ تھی۔ اس لیے انہوں نے چاہا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ حضور سید عالم ﷺ سے کراںیں۔ چنانچہ ان دونوں زانیوں کو ایک وفد کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور ﷺ حد کا حکم دیں تو ان لینا اور اگر رحم یعنی سنگاری کا حکم دیں تو نہ مانتا۔ یہ لوگ قبیلہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور ﷺ کے ہم وطن ہیں اور ان کی حضور ﷺ کے ساتھ صلح بھی ہے۔ اگر ان کی سفارش

كَلَامِ أَخْرِيْنَ قَوْمٍ آخِرِيْنَ سَمَعُونَ لِقَوْمِ أَخْرِيْنَ كَلَامِ آخِرِيْنَ کے ساتھ یہودی جو مدینہ منورہ میں خود حاضر نہ ہوئے تھے، کچھ لوگوں کے سکھانے سے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوتے تھے باتمیں آپ کی طرف منسوب کریں۔

سَمَعُونَ لِقَوْمِ أَخْرِيْنَ قَوْمٍ آخِرِيْنَ كَلَامِ آخِرِيْنَ کے ساتھ حضور ﷺ کے فرمان نہیں سننے تھے لیکن یہ یہودی منافقین آپ ﷺ کے پاس نہیں آتے تھے، خبر یافت کے پاس نہیں آتے تھے، خبر یافت میں رہے ان کے دل ان کے ساتھ ہیں۔

توضیح:

لِقَوْمِ أَخْرِيْنَ کَلامِ بَعْدِيْنَ ہے اگر الام علت تسلیم کیا جائے تو حضور ﷺ کو پہنچ گئی تو حضور ﷺ (معاذ اللہ) یقیناً ان کا لحاظ اس کے معنی ہوں گے، دوسری قوم کے لیے سننے ہیں، یہ معنی فرمائیں گے۔ یہ گمان ان کا ان کے بے دین احباب یہود کی مقصود کلام کے مغارہ ہیں۔ مقصود قائل یہ ہے کہ اس امر کا عادتوں کے ماتحت تھا۔ چنانچہ سردار ان یہود سے کعب بن اشرف اور کعب بن اسد اور سعید بن عمر و اور مالک بن حیف اور کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ کو ہمراہ لے کر بارگاہ رسالت ﷺ ہیں اور یہود خبر کی باتوں کو دل سے مانتے ہیں۔ (جمل)

أُوتِيْنُمُ سَمِعُونَ لِقَوْمِ أَخْرِيْنَ کی طرف سے مسئلہ بتانا یہود میں حاضر ہوئے، پھر مقدمہ پیش کیا اور طالب فیصلہ ہوئے۔

﴿هو الاطاھر﴾

﴿هو الاطاھر﴾

معلم انسانیت ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ کیا میرا فیصلہ تسلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی اور تم لوگوں کو کرو گے؟" انہوں نے عرض کیا: ہم ماننے کے لیے ہی حاضر مصر سے نکالا، تمہارے لیے دریائے نیل میں راہیں بنائیں تمہیں فرعون کے مظالم سے نجات دی، فرعون کو غرق کر دیا۔ تمہارے لیے اب کو سائبان بنایا، تم پر من و سلوی نازل فرمایا۔ حضور جانِ کوئین ﷺ نے سگار کرنے کا حکم دیا۔ یہود نے رجم کا حکم سنتے ہی انکار کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم میں ایک شخص نوجوان گورے اپنی وہ کتاب نازل کی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے۔ سچ رنگ کا یک چشم باشندہ فدک ہے۔ جس کا نام ابن صوریا ہے بتاؤ! تمہاری کتاب میں شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت کے زانی مزنيہ ہونے پر سگاری کا حکم ہے یا نہیں؟"۔

ابن صوریا نے جواب میں صاف عرض کیا: بے شک ہے مجھے اس کی قسم! جس کا آپ ﷺ نے تذکرہ فرمایا اگر مجھے انکار کرتے ہوئے اندیشہ عذاب نہ ہوتا تو میں ہرگز اقرار نہ کرتا اور ضرور جھوٹ بول دیتا، مگر مجھے یہ بتائیں کہ آپ ﷺ کی کتاب میں ایسے مجرم کی کیا سزا ہے؟ معلم بشریت ﷺ نے فرمایا: "جب چار عادل اور معبر شاہدوں کی شہادت سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو رجم لازم و واجب ہو جاتا ہے"۔

اس نے عرض کی: جی ہاں!

حضور جانِ عالم ﷺ نے فرمایا: "یہود میں سب سے بڑا عالم توریت کا ٹوہی ہے؟" کہنے لگا: لوگ ایسا ہی کہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے وفد یہود سے فرمایا: "تم اس کی بات مانو گے؟" سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا: ہاں! ضرور مانیں گے۔

کسی شریف کو پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے۔ اس طرز عمل سے شرفاء میں زنا کی بہت کثرت پھر جیبِ خدا ﷺ نے ابن صوریا سے فرمایا: "میں تجھے اس ہو گئی حتیٰ کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچا زاد بھائی نے زنا کیا تو ہم اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے

نے اسے سنگارنہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی میں ڈالنا۔ عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اسے سنگار کرنا چاہا۔ اس پر فَلَمْ تَمِيلُكْ مِنْ خَطَابِ حضُورِ نُورِ مَلِيَّةِ نَبِيِّيَّةِ كَوَافِرِ مَقْصُودٍ هے۔ اس زانی کی قوم اُٹھ کھڑی ہوئی اور بول پڑی کہ جب تک غم و رنج دور کرنا مقصود ہے۔

بادشاہ کے چچا زاد کو سنگارنہ کیا جاوے اس وقت تک یہ سنگار شیخا سے مراد ہدایت و رحمت ہے یاد فع عذاب ہے (روح المعان) نہ ہوگا۔ آخر ہم نے جمع ہو کر غریب، امیر سب کے لیے بجائے اولیٰ ک اسم اشارہ بعید ہے۔

رجم کے یہ مزان کالی کہ ۳۰ کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا لَهْدِيَّد میں ماضی کا ذکر ہے یعنی ازل سے اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر کے، گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرایا جائے۔

ابن صور یا کا یہ بیان سن کروہ و فد جو یہودیوں کا موجود تھا، بگڑ طھارت سے مراد باطنی پاکی ہے جس کا تعلق دل و دماغ سے گیا اور ابن صور یا سے کہنے لگا: تو نے صاف بیان دینے میں ہوتا ہے، اس کے بعد قلوب کا ذکر فرمایا یعنی یہ وہ بد نصیب لوگ اتنی جلدی کی، درحقیقت ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مسحت نہیں۔ ابن صور یا بولا: حضور ﷺ نے مجھے تورات کی قسم دلائی، اگر مجھے عذابِ الہی کا خوف نہ ہوتا تو میں صاف بیان بھی نہ دیتا اور جو حکم تورات کا وہ بھی نہ بتاتا۔

اس کے بعد تا جدارِ مدینہ ﷺ نے ان دونوں زنا کاروں کو رجم کرنے کا حکم دیا اور وہ سنگار کیے گئے۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن)

اور روح المعانی نے مذکورہ واقعہ بالاختصار بیان کیا۔ اس کے ساتھ چند اور روایتیں بھی بڑھائیں جو بہ اختلاف الفاظ دو واقعات ملتے جلتے ہیں، بخوبی طوالت ہم ان کو نقل نہیں کرتے وَمَنْ يُرِيدُ اللَّهَ فِتْنَةً يَهَا مَنْ سے مراد انسان و جنات ہیں کہ یہ دونوں گناہ پر قدرت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایمان و تقویٰ سے ہی راضی ہے، فتنہ کے معنی ہیں رسوایکرنا، مگراہ کرنا، آزمائش

اللَّهُ دِيْكَهُ وَهَا يَهُ

حضرت داتا نجح بخش علی ہجویری علیہ الرحمہ نے فرمایا: ”بندہ جب یہ ذہن بنالیتا ہے کہ اللہ عز وجل اسے دیکھ رہا ہے تو وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس کی وجہ سے قیامت کے دن اسے شرمسار ہونا پڑے۔“ (کشف المحجوب مترجمہ مع التسهیل ص: ۲۹)



درس حديث

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَعْنِيْضِ فَأَمْرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْقِيْرَةً فِرْضَةً مِنْ قِسْبٍ فَتَظَاهَرِيْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَظَاهِرُ إِلَيْهَا فَقَالَ تَظَاهَرِيْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَظَاهِرُ إِلَيْهَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَظَاهَرِيْهَا إِلَيْهَا فَجَذَذَبَهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَبَتَّغِيْقِيْهَا أَثْرَ الدَّمِ (مُتَفَقَّعٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَمْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَتَبَغِيْقِيْ عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَفَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْهَمَاءَ فَتَظَاهِرِيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنْ آنِيْسِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُبَرِّدِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَيْهِ خَمْسَةً أَمْدَادٍ (مُتَفَقَّعٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ عَائِشَةَ كُنْتَ أَغْتَسِلُ أَكَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مَبَيْنِيْ وَبَيْنِهِ فَيُبَادِرُنِيْ حَتَّى أَقُولَ دَعْيَيْ قَالَتْ وَهُمَا جُنْبَانِ (مُتَفَقَّعٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (۵) فرماتی ہیں فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انصار کی ایک بی بی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

برتن سے غسل کرتے تھے، جو میرے اور آپ کے درمیان چالیس تولہ کا اور ایک صاع چار مرد کا۔ لہذا پاکستانی وزن سے ہوتا (۶) پس آپ جلدی کرتے مجھ پرحتی کہ میں کہتی کہ: ایک رطل نصف سیر کا اور ایک مد ایک سیر اور صاع چار سیر لیکن میرے لیے بھی چھوڑیئے، فرماتی ہیں کہ: وہ دونوں جنابت مد اور رطل کی مقدار میں اختلاف ہے، نیز ہلکی چیز صاع میں کم آئے گی اور بھاری زیادہ، اس لیے احتیاط یہ ہے کہ فطرہ میں آدھا صاع گندم تقریباً سوا دو سیر مانے جائیں یعنی ایک صاع میں پانی انداز آچار سیر اور گندم سائز ہے چار سیر سائے گی۔

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ خفیہ مسائل کے متعلق تعلیم اشاروں کنایوں سے چاہیے، خصوصاً اجنبی عورتوں کے سامنے کہ ان بی بی صاحبہ کے بار بار پوچھنے پر بھی حضور ﷺ نے اس جملہ کی وضو ایک سیر پانی سے کم نہ ہو اور غسل چار سیر سے۔

وضاحت نہ فرمائی۔ مقصد یہ تھا کہ غسل کرنے کے بعد مشک کا صحابیہ کا تعارف:

(۵) آپ معاذہ بنت عبد اللہ عدویہ رضی اللہ عنہا ہیں، ۳۳ھ ملکڑا یا مشک میں بھیگے ہوئے کپڑے کا ملکڑا وہاں پھیر لیں جہاں خون پہنچتا ہے تاکہ خون کی بوجاتی رہے۔ بعض نسخوں میں آپ کا وصال ہوا، آپ تابعین میں سے ہیں (۶) چوڑے میں ٹھیک بھی ہے یعنی مشک میں بسا ہوا کپڑا (۲) سبحان اللہ! منہ والا، جس میں دونوں کے ہاتھ بخوبی پڑ سکیں۔ ہم پہلے عرض کرچکے ہیں کہ وہ حضرات تہبند باندھ کر غسل کیا کرتے تھے اس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت معلوم ہوئی کیوں نہ ہو کہ مزاج شناس رسول ہیں، بڑی فقیہہ عالمہ ہیں۔

(۳) اسی بناء پر فقهاء فرماتے ہیں کہ عورت پر غسل میں سارے بال بھگونا فرض نہیں تمام کی جڑیں بھیگ جانا کافی ہیں۔ اگر مرد کے بال ہوں تو پورے بھگونے پڑیں گے۔ تین بار کی قید یقین حاصل کرنے کے لیے ہے ورنہ اگر ایک لپ سے ہی تمام جڑوں میں پانی پہنچ جائے تو کافی ہے اور اگر تین لپوں میں بھی نہ پہنچے تو ڈالنا ضروری ہے اور اگر اتنے سخت بال بند ہے ہوں کہ بغیر ساتھ غسل کرنا مکروہ نہیں (۷) معلوم ہوا کہ غسل کی حالت میں کھولے ہوئے تمام کی جڑیں نہ بھیگ سکیں تو کھونا ضروری ہیں (۸) خفیوں کے نزدیک مد دور طل کا ہوتا ہے اور ایک رطل باتیں کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ تہبند بندھا ہونگے باتیں کرنا منع۔



مختصر حظائم النبیین ﷺ

گاڈشیوں سے حسن مروٹ

﴿جناب خواجہ عابد نظامی صاحب﴾ *

دنیا میں ہزاروں فاتح پیدا ہوئے اور تقریباً ہر قوم نے کسی نہ کسی دور میں فتوحات حاصل کیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دوران میں اس نے کی بعثت سے قبل بادشاہ مفتونین کے ساتھ رواداری اور شرافت قیدیوں پر جو خوفناک مظالم ڈھائے انہیں سن کر بدن پر لرزہ طاری برتنے سے نا آشنا تھے۔ وہ مفتونین کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا کر خوش ہوتے تھے اور ان کے نزدیک مغلوب قوم پر ظلم و (سیریا) یہودیوں پر درندوں کی طرح جھپٹا اور بیت المقدس اور تشدد اس کے مذہب کو مٹانا، اس کی عبادت گاہوں کو مسما کرنا ہیکل کو تباہ و بر باد کر دیا۔ ہزار ہا یہودی تبغیر کر دیئے انہیں اس کے زن و فرزند کو غلام بنانا، اس کے سرداروں اور تاجداروں کے سپاہی یہودیوں کے گھروں میں گھس جاتے تھے اور جس کو ذلیل کرنا انہیں زندہ آگ میں جلا دینا اور انہیں طرح طرح کے عذاب اور اذیت میں بیتلہ کرنا قابل فخر سمجھا جاتا تھا۔ حضور مکینیوں کو قتل کر دیتے اور کتب مقدسہ کو جلا دیتے۔

نبی آخر الزمان ﷺ کی بعثت سے قبل جب ہم فاتحین عالم پر ایک نظر ڈالتے ہیں تو بخت نصر ہمارے سامنے آتا ہے جو بابل ہیکل کو آگ لگادی۔ لاکھوں آدمی زندہ جل گئے جو نفع رہے انہیں قتل کر دیا گیا۔ اس یلغار میں توریت کے جو نسخے اس کے کا بڑا مقدار اور صاحب جبروت فرمادا تھا۔ صائبی مذہب رکھتا تھا جسے وہ بزر شمشیر پھیلانا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا تھا۔ اس ۶۵ برس بعد نے اپنے مذہبی مخالف یہودیوں پر یلغار کر کے انہیں تباہ کر ڈالنے ۱۳۵۵ء دریں (قیصر روم) نے شام و فلسطین پر چڑھائی کی اور شہر میں کوئی کسر باتی نہ چھوڑی۔ بیت المقدس پر حملہ کر کے اسے بیت المقدس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور ہیکل کو تباہ و بر باد آگ لگادی اور جس قدر لوگ قتل ہو سکے وہ کر دیئے اور جو نفع کر کے اس پر ہل چلوادیئے اور اس جگہ پر پیڑ کا بت نصب

کروادیا اور شہر بیت المقدس کا نام اپنے خاندان کے نام پر اپنے ساتھ ملاوں، جو مجھ کو محروم رکھتے ہیں میں اس کو عطا کروں غصب اور خوشنودی دونوں حالتوں میں حق گوئی کوشیوہ بناؤ ایلیار کھدیا۔

مشہور مؤرخ ”رینی ڈاٹ“ لکھتا ہے کہ: رومی فاتحین نے شگ دستی اور فارغ البالی میں میانہ روی اختیار کروں اور خلوت مصر کے قطبیوں پر حملہ کر کے ان پر مظالم کے پھاڑ توڑ دیئے و جلوت ہر حال میں خدا سے ڈرتا رہوں“۔ (مشکوٰۃ شریف) انہوں نے قطبیوں کو شکنجوں میں کسا، سمندوں میں گرایا اور بے شمار قطبیوں کو جلاوطن کر دیا۔ جسٹن مین نے صرف ایک شہر آپ تھے۔ جانِ کائنات ﷺ رحمۃ اللعائیں ہیں، جب ہم اسکندریہ میں دو لاکھ قطبیوں کو ایک ہی یلغار میں قتل کر دیا۔

نوشیروال نے (جسے عادل بھی کہا جاتا ہے) انطا کیہ پر حملہ کر کے اسے آگ لگا دی اور پورے شہر کو جلا کر خاکستر کر ڈالا اور فرقہ اعلانِ نبوت فرمایا تو قریش مکہ نے کون سا ظلم تھا جو حضور ﷺ نے سلوک دیکھتے ہیں تو حیرت زده رہ جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے مزدکیہ کے ۱۸۰۰۰ رافراد بے دردی سے قتل کر ڈالے غرض

کہاں تک بیان کیا جائے۔ یہ چند واقعات ہیں ورنہ بعثت

نبوی ﷺ سے قبل فاتحین کے مظالم اگر اکھٹے کیے جائیں تو اس قدر ہیں کہ ان سے کئی جلدیں مرتب ہو سکتی ہیں۔ یہ صرف حضور پر نور ﷺ ہی تھے، جنہوں نے مفتوقین کو انسان سمجھا اور ان کے ساتھ شرافت و عزت اور رحمت و شفقت کا وہ سلوک

رکھا جو چشمِ فلک نے پہلے نہ دیکھا تھا۔ سید المرسلین ﷺ کی حیات طیبہ زندگی کے ہر معاملے میں انسانوں کے لیے مکمل

نمونہ ہے دشمنوں سے حسن سلوک کے معاملے میں حضور ﷺ نے ان سب کی یہ حدیث شریف ان کے اخلاقِ حسنة کی شارح ہے۔ حضور

سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میرے رب نے مجھے حکم دیا لیکن صحیح ہوتے ہی جب یہ لوگ سیدِ عالم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ان سب کو چھوڑ

باوجود معاف کر دوں، جو مجھ سے قطع تعلق کرے میں اس کو دو، چنانچہ سب بری کر دیئے گئے۔ (بخاری و مسلم)

مفتونین کے ساتھ حسن سلوک کی ایک مثال ہمیں فتح مکہ کے موقع پیاسے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان پر فتح حاصل کرنے کے پر ملتی ہے۔ جب رحمۃ اللعائیں ﷺ نے اپنے کمال رحمت بعد انہیں لا تثیرب علیکم الیوم۔ مژده جانفزاہ سنایا یعنی وشفقت سے اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو بھی معاف آج کے دن تم سے کوئی مواخذہ نہیں۔

فرمادیا تو ایک موقع پر اپنے پیارے چچا امیر طیبہ سید الشہداء صرف دو مشالیں:

رسول ہاشم ﷺ غزوہ انمار کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ذی امر کے مقام پر پڑاؤں کیا اور خود قضاۓ حاجت کے لیے لشکر گاہ سے دور چلے گئے۔ وہاں سے واپس تشریف لارہے تھے کہ بارش آگئی۔ جب بارش رکی تو آپ نے کپڑے سکھانے اور بعض دوسرے اعضاء کاٹ کر ان سے اپنے گلے کا ہار بنایا تھا عکرمہ بن ابو جہل کو بھی معاف فرمادیا۔ جو حضور ﷺ کوستا نے میں ابو جہل سے کسی طرح کم نہ تھا۔ فتح مکہ کے دن وہ جان بچا کر یمن بھاگ گیا۔ اس کی بیوی اُم حکیم بنت حارث بن ہشام اسلام لائیں اور بارگاہِ عالی میں عرض پیرا ہوں کہ یا رسول اللہ ﷺ!

عکرمہ کو امان دیجئے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ”اسے امان ہے“ عبد اللہ کو بھی معاف فرمادیا جو دن رات سید عالم ﷺ کی ہجوں لکھا کرتا تھا اور انہیں جگہ جگہ سنایا کرتا تھا۔

صفوان بن امیہ بن خلف کو بھی امان عطا فرمائی۔ جو لوگوں کو حضور نے فوراً اس کی تلوار اٹھا لی اور دعشور سے فرمایا: ”اب بتاؤ تمہیں شافع محشر ﷺ کے قتل پر آمادہ کرتا تھا اور حدیہ کہ ابوسفیان کو کون بچا سکتا ہے؟“ دعشور نے کہا: کوئی نہیں! آپ ﷺ مجھے بھی معاف فرمادیا جس کی زندگی کا ہر ہر لمحہ حبیب خدا ﷺ کو نقصان پہنچانے کی تجویزیں سوچنے کے لیے وقف تھا۔ ”جاو! میں نے تمہیں معاف کیا۔“

غرضیکہ رحمۃ اللعائیں ﷺ کا عفو و کرم باراں رحمت کی مانند تھا یہود ہمیشہ نبی آخر الزماں ﷺ کو جانستانی کی کوشش میں مشغول جو سب پر برسا۔ قریش مکہ جو جان کو نہیں ﷺ کے خون کے رہتے تھے۔ جب خیر فتح ہو گیا تو وہاں کے یہود یوں نے

اپنے ایک مقتول سردار (مرحوب) کی بہن زینب بنت حارثہ کو اور اس کو اس کسانے والے تمام یہودیوں کو معاف فرمادیا۔“

کبھی غزوہ حنین و طائف اور سریہ کے قیدیوں کو بغیر فدیہ کے رہا ورگایا کہ مرحوب کا بدلہ لینے کا بڑا اچھا موقع ہے تم محمد ﷺ کو زہر دے کر ان کا کام تمام کر دو۔ حضور ﷺ ابھی خیر ہی میں تھے کہ اس نے بھنی ہوئی بکری کے ایک شانے میں زہر ملایا اور سرور کائنات ﷺ کے پاس لے آئی اور نہایت نیازمندی اور لجاجت سے اس کے قبول کرنے کی درخواست کی رسول عربی ﷺ نے اس کی خوشنودی خاطر کے لیے اسے قبول فرمالیا، جب کھانے کا وقت آیا تو بعض صحابی بھی رسول ہاشمی ﷺ کے ساتھ شریک تھے لیکن پہلا ہی لقمہ کھا کر آپ پر حقیقت حال منکشف ہو گئی اور آپ نے معا صحابہ سے فرمایا کہ ”کھانے سے ہاتھ روک لو کیونکہ اس گوشت میں زہر ہے“ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس عورت کو پیش کرنے کا حکم دیا جب وہ حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تو نے اس گوشت میں جو میرے پاس بدیہیہ لائی تھی زہر ملایا تھا؟“ بولی: آپ سے کس نے کہا؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ”مجھے خود گوشت سے آواز آئی کہ میں زہر آلوہ ہوں“ بولی: آپ ﷺ سچ فرماتے ہیں، واقعی میں نے زہر ملایا تھا۔ پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ بولی: یہ امتحان کرنا مقصود تھا کہ آپ ﷺ کے سچے نبی ہیں یا نہیں؟ اگر سچے نبی ہیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا اور آپ سچ رہیں گے، ورنہ وصال ہو جائے گا۔ آپ کا وصال میرے حق میں بہتر ہوگا۔ جان کو نین ﷺ نے فرمایا: ”خدائے بزرگ و برتر تم لوگوں کو کبھی مجھ پر مسلط نہ کرے گا یہ کہہ کر آپ نے اس عورت

فرمانِ داتِ اعلیٰ ہجویری علیہ الرحمہ

”زندگی یوں گزاریں کہ
آپ کو مخلوق سے اور مخلوق کو آپ سے
کوئی برائی نہ ٹکنے۔“

(کشف المحبوب، ص: ۱۹۱)



تاریخ اگرڈھونڈے گی ثانی محمد ﷺ
ثانی تو بڑی چیز ہے سایہ ملے گا

تاریخ

اسلام اور قادریت

جناب محمد اصغر قادری صاحب (کوئٹہ کائن، لاہور)

حمد بے حد و شانے بے حد، اس قادرِ ذوالجلال کے لیے جس نے کسی شخص نے ایک عمدہ اور خوبصورت گھر بنایا، مگر اس کے اپنی قدرت کاملہ سے کائناتِ عالم کو پیدا کیا اور اپنی حکمت ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی۔ پس لوگ اس یکتاں سے انسان ضعیف البیان کو زیورِ علم و عقل سے آراستہ کر گھر کے گرد پھرنے لگے اور تعجب کرنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟۔ فرمایا کہ: ”میں وہ اینٹ ہوں اور میں کوئی تمیز عطا فرمائی اور اسے اشرف الخلوقات بنایا اور درود و سلام لا تعداد اس کامل اور مکمل انسان پر کہ جن کی ذات والا نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں“۔ (بخاری شریف، ج: ۲، ص: ۲۰۰)

رسول ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کی راہنمائی انبياء صفات کو اللہ تعالیٰ رحمۃ اللعائیین میں بنانا کرو اور ان کے اخلاقی کریمانہ کی تعریف“ اے محمد ﷺ! تو بڑے بزرگ خلق والا کرتے تھے، جب ایک نبی وصال کر جاتا تو دوسرا اس کا جانشین ہے۔ کے جامع الفاظ میں بیان فرمکر ان کے اتباع اور اسوہ ہوتا۔ خبردار!! میرے بعد کوئی نبی نہیں، خلفاء ہوں گے۔“

(بخاری، کتاب الانبیاء، ج: ۲، ص: ۲۵۵)

حسنہ کو موجب فلاح و نجات قرار دیا۔

قرآن کریم میں سورۃ الاحزان کی آیت نمبر ۳۰ را اور سرور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور کائنات ﷺ کے ارشادات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ: ”رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی عیاں ہے کہ سلسلہ نبوت و رسالت آپ کی ذات مبارکہ پرنا پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ ہی نبی“۔

(ترمذی شریف، ج: ۲، ص: ۲۵۶)

صرف ختم ہو چکا ہے بلکہ اپنی اتمامی شان کو پہنچ گیا ہے۔ چند

حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ علیہ اصلوۃ والسلام احادیث مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی المرتضی کرم اللہ علیہ اکرم مسے کہ: ”اے علی! کیا نے فرمایا کہ: ”میری اور انبیاء گزشتہ کی مثال ایسی ہے کہ تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون،

الثَّقِيقَةُ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهَا.

موئی کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(پارہ: ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت: ۳۰)

(صحیح مسلم شریف، ج: ۲، ص: ۲۴۸)

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں آقائے دو جہاں ﷺ کے
باتوں پر فضیلت دی گئی ہے:-

اب مرزا کذاب کی غلاظت بھری تحریر میں اسی کی زبانی ملاحظہ
فرما گئی تھیں تاکہ آپ مرزا ایت کی حقیقت سے روشناس ہو سکیں۔
۱) خدا کہتا ہے کہ: اے مرزا! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے
ہوں۔ (حقیقتہ الوحی، ص: ۴۶، از: مرزا غلام احمد قادریانی)

۲) میں نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ

میں وہی ہوں۔ (آئینہ کھالات، ص: ۵۶۵، از: مرزا غلام احمد قادریانی)

۳) جو حدیث ہمارے الہام کے خلاف ہو، ہم اسے ردی میں

چھینک دیتے ہیں (اعجاز احمدی، ج: ۲، ص: ۳۱، از: مرزا غلام احمد قادریانی)

۴) میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لیے آیا ہوں۔

(ازالہ اوہام، ص: ۸۰، از: مرزا غلام احمد قادریانی)

۵) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیانی میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء، ص: ۱۲)

حضرت نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ: ”مجھے دوسرے انبیاء پر چھ
لیے لفظ خاتم استعمال ہوا ہے۔

گئے (۲) دشمنوں کے دلوں پر میرا خوف طاری کیا گیا (۳) میرے
لیے غمیمتیں حلال کر دی گئیں (۴) زمین میرے لیے سجدہ اور
پاک کرنے والی بنادی گئی (۵) مجھے تمام کائنات کی طرف
رسول بنا کر بھیجا گیا ہے (۶) مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا“

(صحیح مسلم شریف، ج: ۲، ص: ۲۴۹)

سلطان انبیاء ﷺ کا فرمان مقدس ہے کہ: ”اگر میرے بعد کوئی

نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا“۔ (ترمذی شریف، ج: ۲، ص: ۲۰۰)

حضرت خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں محمد ہوں اور میں

احمد ہوں اور میں وہ ما جی ہوں جس کے ذریعے کفر مٹا دیا جائے

گا اور میں وہ حاشر ہوں جس کے پچھے لوگ اکھٹے ہوں گے اور

میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں“۔

(صحیح مسلم شریف، ج: ۲، ص: ۲۶۱)

۶) جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفرقی کرتا ہے، اُس نے مجھے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبیب خدا ﷺ

نے فرمایا کہ: ”قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک ۳۰ کذاب

نہ نکل لیں، جو سب یہی کہیں گے کہ ہم نبی ہیں، حالانکہ میں

نبیوں کے ختم کرنے والا ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے“۔

۷) (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا

جاتا ہوں اور سوتا ہوں۔ (البشری، ج: ۲، ص: ۹۹، طبع قدیم)

۸) یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے

(مسلم، ترمذی، ابو داؤد)

ما کَانَ هُمَّهُ أَبَا أَخْدِرٍ قِنْ رِجَالُكُمْ وَلَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ

اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے، شاید کسی

یہاں کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ ہے۔ (کشی نوح ص: ۱۵) ۹) تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۹۸ تا ۳۹۹ میں واضح اقرار کرتے کیا گیا ہے: مکہ اور مدینہ اور قادریان۔ (ازالہ اوہام ص: ۲۲) ۱۰) اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا: اے میرے بیٹے گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (البشری، ج: ۱، ص: ۲۴)

۱۱) معراج میں حضور ﷺ مسجد حرام سے مسجدِ قصیٰ تک سیر فرمایا گیا ہے۔ لیکن آج مرزا ای اس حقیقت کے کھلے بندوں انکار کرتے ہوئے تو وہ مسجدِ قصیٰ بھی ہے جو قادریان میں بجانب مشرق میں جو قرآن و سنت سے براہ راست متصادم ہے۔ اسی لیے مرزا یوں کو دائرۃِ اسلام سے خارج اور بدترین کافر قرار دیا گیا ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص: ۲۲)

۱۲) اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا: اے مرزا! تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔ (اربعین، ج: ۲، ص: ۲۲) ۱۳) میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا لفظ جو قرآن کریم میں آیا ہے، وہ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد) کے متعلق ہی ہے۔

۱۵) مرزا اپنی تصنیف "کشی نوح" کے ص: ۱۵ پر لکھتا ہے: "حضور علیہ اصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر کے پہلو میں دفن ہو گا یعنی وہ میں ہی ہوں"۔

۱۵) مرزا اپنی تصنیف "کشی نوح" کے ص: ۱۵ پر لکھتا ہے: "حضرت عیسیٰ کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق واضح احادیث صحیح بخاری، ابو داؤد، مسند احمد اور ابن ماجہ جیسی احادیث کی معتبر کتب میں سند سے ملتی ہیں۔

۱۶) مرزا غلام احمد قادریانی ۱۸۷۱ء سے لے کر ۱۹۰۱ء تک اనوارِ خلافت مصنفہ مرزا محمود احمد ص: ۱۰) حضرت عیسیٰ کے ساتھ آسمان پر اپنے نکاح کا اظہار اپنی جھوٹی وحی کے ذریعے کرتا رہا۔ جس کا ذکر اس نے اپنی کتاب "ضمیمه انجام آتمہ" کے صفحہ: ۵۳ پر کیا ہے لیکن عملی زندگی میں مرزا غلام احمد قادریانی ۱۸۸۳ء تک خود اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا ہے اور آپ تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اسی لیے مرزا اپنی کتاب "براہین" دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اس لیے ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ احمدیہ۔ حصہ چہارم طبع ۱۸۸۳ء کے ص: ۳۶۱ پر درج کرتا

کو بروزی طور پر (یعنی مرزا غلام احمد قادریانی کی شکل میں) دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔ (انوار خلافت، ص: ۲۰۰، از: مرزا محمود احمد قادریانی)

(۲۲) پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس (مرزا قادریانی) کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔ (عوذ بالله من ذلك) (کلمۃ الفصل، ص: ۲۰۳، از: مرزا بشیر احمد)

(۱۸) اس جب کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا وجودِ خاص حضور ﷺ کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور حضور ﷺ آپس میں کوئی دوئی اور مغایرت نہیں رکھتے، بلکہ ایک ہی شان، ایک ہی مرتبہ ایک

(۲۳) خدا کہتا ہے کہ ہم تجھ کو ۸۰ سال کی عمر دیں گے یا اس کے قریب۔ (از الہ اوہام، طبع ثانی، ص: ۲۱۶)

مرزا غلام احمد قادریانی کی یہ پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی اور آج ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں یعنی لفظوں میں باوجود دو بھی یہ حقیقت مرزا بیت کے لیے زہر قاتل بنی ہوئی ہے۔ (قادیانی مذہب، ص: ۲۵)

(۱۹) ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا صاحب) کو قبول نہ کیا۔ مبارک ہے وہ جس نے مجھ کو پہچانا، میں خدا کی سب را ہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں، بد قسمت ہے جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشی نوح، ص: ۵۵)

(۲۰) پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد) خود محمد رسول اللہ ہے، جو اشاعتِ اسلام کے لیے دوبارہ تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفصل، ص: ۱۵۸، از: مرزا بشیر احمد قادریانی)

(۲۱) ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمد یوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے کے نام کا مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔

(۲۲) ہمارے یہ معاملہ دین کا ہے، اس میں کسی کا اپنا اختیار ایک بھی کے منکر ہیں۔ یہ معاملہ دین کا ہے، اس میں کسی کا اپنا اختیار (حاشیہ حقیقی الوحی، ص: ۴۲، مطبوعہ: ربوہ، ۱۹۵۰ء)

اس سے مرزا کے ہندوانہ عقائد کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ ظلی محسوس کی تاکہ عام سادہ لوح مسلمان بھی اس حقیقت سے آگاہ ہو سکیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اللہ کی توحید، آقائے دو جہاں کی رسالت ﷺ، اہل بیت اطہار کی عظمت اور قرآن و سنت کی تعلیمات سے صریح انکار کرنے والے دشمنانِ دین ہیں اور ان کے مرتد اور واجب القتل ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں ہے۔ میری تمام مسلمانوں سے برادرانہ اپیل ہے کہ مرزا یوں سے سماجی بائیکاٹ کر کے مرزا! سوچ کے بتائیں کہ فضل احمد کون تھا؟ اس کی ماں آقائے دو جہاں ﷺ سے والہانہ محبت کا اظہار کریں۔ شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ：“قادیانی بیک وقت اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں”۔

گویا مرزا پر ایمان نہ لانے والے سب کنجریوں کی اولاد ہیں؟ مرزا کا بڑا بیٹا فضل احمد اس پر ایمان نہیں لایا تھا۔ کیسی تھی اور جس حضرت کے گھر میں ایسی پاکیزہ عورت تھی وہ حضرت کیا ہوئے؟

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر کار بند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين

پارلیمنٹ کا تاریخ ساز فیصلہ
۲۰۱۹ء مئی
کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے آئینی ترا میں 260(3) اور 260(2) کے ذریعے متفقہ طور پر قادیانی جماعت کے دونوں گروہوں (ربوہ گروپ اور لاہوری گروپ) کو غیر مسلم اقلیت حاصل کلام:

میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات کی روشنی میں قرار دے دیا۔

قدوة السالكين، زبدة العارفين، جحۃ الکالمین، سند الواصلین

حضرت ابو الحسن سید علی بن عثمان

نور اللہ مرقدہ
المعروف داتا گنج بخش علی ہجویری

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ



حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا نامِ نامی اسم گرامی خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ چله مکمل کر کے حضرت داتا صاحب دنیاۓ تصوف میں ایک ایسے مینارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے علیہ الرحمہ کی پائیتی کی جانب دست بستہ کھڑے ہو گئے اور بصد جس میں راہِ سلوک کے مسافروں نے سفر کا آغاز کیا اور منزل ادب و نیاز سر جھکایا اور بے ساختہ اس شعر کا نذر انہ پیش کیا۔ مقصود تک جا پہنچے۔ آپ بر صغیر پاک و ہند میں ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں اپنی علیمت اپنے فقر و غناء اور اپنی روحانیت کے لحاظ سے ایک نمایاں اور بلند مرتبہ صوفیہ کامل اور شیخ طریقت کی حیثیت سے معروف و مشہور ہیں۔ بڑے بڑے بزرگانِ دین نے آپ سے بلا واسطہ اور بالواسطہ فیض حاصل داتا میں پیش کیا اُس کا جانا بھی بہت ضروری ہے۔ بزرگان کیا۔ آج بھی آپ کا مزار مبارک لاہور میں بھائی دروازہ کے باہر جانب مغرب مرجع خلاائق ہے۔

خواجہ خواجگان، سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین اہل عقیدت اور اہل صدق و صفاء کو ہی حاصل ہوئے ہیں۔ ان چشتی اجمیری حسن سنجری علیہ الرحمہ نے جب حضرت داتا گنج بخش افراد کا ذکر ہی فضول ہے جو بزرگانِ دین کے ادب و احترام علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار پر چله مکمل کیا تو انوار و تجلیات اور میں بخل سے کام لیتے ہیں اور نیتی تجارتاندہ درگاہ ہو کر رہ جاتے فیوض و برکات کی جو لازوال دولت حاصل ہوئی اُسے حضرت ہیں۔ کتنی سچی حقیقت ہے یہ کہ

خواجہ صاحب علیہ الرحمہ سے زیادہ کوئی نہیں جان سکتا۔ حضرت بے ادب بے نصیب با ادب با نصیب امام العاشقین، زہد الانبیاء حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر داتا صاحب علیہ الرحمہ کی عظمت کا اندازہ لگائیے کہ حضرت

نور اللہ مرقدہ نے بھی حضرت علی بن عثمان ہجویری علیہ الرحمہ کے "سفیہۃ الاولیاء" کے مصنف شہزادہ دارشکوہ کی تحقیق کے مطابق آستانہ عالیہ پر چلہ کیا تھا اور فیوض و برکات کی دولت سے مالا آپ کے والد کا خاندان غزنی کی نواحی بستی ہجویر اور جلاب میں قیام پذیر تھا۔ لہذا اسی مناسبت سے آپ کے اسم گرامی مال ہوئے تھے۔

کے ساتھ "ہجویری" اور "جلابی" بھی لکھا جاتا ہے۔

ولادت با سعادت:

آپ ہجویر میں ۳۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام "عثمان" تھا۔ آپ کے والد ماجد جید عالم دین عظیم فقیہ اور بہت بڑے عابد و زاہد تھے۔ داتا صاحب علیہ الرحمہ کی والدہ بھی بہت عابدہ زاہدہ اور پار ساختون تھیں۔ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ حسنی سید تھے، نسب نامہ ۹ رواسطوں سے

مولائے کائنات حضرت علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہ سے جا ملتا ہے۔ آپ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پیرو تھے، تصوف میں آپ کا طریق "جنیدیہ" تھا۔

تعلیم و تربیت:

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کا گھر انہ علم و فضل کے اعتبار سے غزنی کے ممتاز گھرانوں میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کی تربیت آپ کی والدہ ماجدہ اور ماموں "تاج الاولیاء" کی زیر نگرانی ہوئی آپ کے ماموں اپنے عہد کے روحاں پیشوائتھے۔ آپ کے والد، والدہ اور ماموں کے مزارات غزنی میں آج بھی مر جع خلائق ہیں۔ آپ کا رجحان بچپن ہی سے تصوف کی طرف تھا۔

اسم گرامی: حضرت علی بن عثمان ہجویری علیہ الرحمہ کا اسم گرامی ابو الحسن بن علی ذوق اور عبادت کا شوق اتنا تھا کہ شب بیداری، مطالعہ ذکر و فکر اور وظائف و اوراد میں ہمہ وقت مصروف رہتے۔

تارک السلطنت، محبوب یزدانی حضرت میراً وحد الدین سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا ارشاد گرامی ہے: "اگر کسی شہر میں پہنچو تو وہاں کے بزرگوں کی زیارت کرو، پھر وہاں کے بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کرو"۔

ایک اور موقع پر ارشاد جہانگیری علیہ الرحمہ ہے کہ: "ہر بزرگ کی کوئی نہ کوئی بات یاد کر لو اگر ایسا نہ ہو سکے تو ان کے نام ہی یاد کرو، نفع پاؤ گے"۔

یہ ہیں وہ حقائق جن کو دل و جان سے تسلیم کیا اور ان پر عمل کیا تو اللہ کے یہ نیک بندے مرتبہ غوشیت و قطبیت پر فائز ہوئے کوئی محبوب یزدانی بنا تو کوئی سلطان الہند کہلا یا تو کوئی محبوب سجانی کے لقب سے نواز آگیا۔ فی الحقیقت۔

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا حضرت داتا علی ہجویری علیہ الرحمہ علمائے اسلام، صوفیائے عظام اور اولیائے کرام میں جس اعلیٰ منصب پر فائز ہیں اس کو گزشتہ ۹۰۰ سال سے تسلیم کیا جاتا رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ تا قیامت تسلیم کیا جاتا رہے گا۔

حضرت علی بن عثمان ہجویری علیہ الرحمہ کا اسم گرامی ابو الحسن بن علی بن عثمان بن علی الغزنوی ہے۔

مندر کے قریب اسلامی جھنڈا نصب کیا۔ یہی وہ جگہ ہے حصول علم کے اسفار: حصول علم و عرفان کی غرض سے آپ نے کئی طویل سفر کیے، جہاں اس وقت آپ کے مزار مبارک کے پاس سنگ مرمر کا جن میں: عراق، شام، بغداد، مدائن، ایران، کوہستان آذربایجان ایک چھوٹا سامد و رحلقہ بنا ہوا ہے۔

آپ کے مطابق آپ نے ۳۰۰ سے زائد اولیاء و طبرستان، خوارستان، کرمان، خراسان، ماوراء النہر، ترکستان ایک روایت کے مطابق آپ نے صوفیاء اور مشائخ سے فیض حاصل کیا۔ ہندوستان میں آپ اور بر صغیر پاک و ہند کے سفر کیے۔ ان تمام مقامات کے بزرگان دین اور مشائخ میں کرام سے آپ نے نہ صرف ملاقاتیں کیے بلکہ اکتساب فیض بھی کیا۔

تصانیف:

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق تصنیف "کشف المحووب"

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ سلسلہ جنیدیہ میں حضرت ابوالفضل محمد بن حسن تھلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ ان کے علاوہ جن دوسرے بزرگوں سے آپ نے فیض حاصل کیا ان میں حضرت ابوسعید، ابوالخیر اور ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہما کے اسمائے گرامی خاص طور پر قبل ذکر ہیں۔

لاہور میں آمد:

حضرت کے حکم پر آپ بغرض تبلیغ دین لاہور میں عالم شباب میں لیے کشف المحووب مرشد ہے۔

"کشف المحووب" کے مطالعے سے آپ کی مندرجہ ذیل تصنیفات لاہور آئے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے دودوست اور پیر بھائی کا پتا چلتا ہے۔

حضرت شیخ احمد سرخی اور ابوسعیدی ہجویری علیہما الرحمہ بھی لاہور پہنچے۔ انہی دنوں سلطان محمود غزنوی بھی معہ اپنے لشکر کے لاہور کی طرف آرہے تھے۔ آپ اپنے دونوں پیر بھائیوں کے ساتھ سلطان کے لشکر میں علمبردار بن کر لاہور آئے تھے۔

لاہور کے مغربی حصے میں دریائے راوی کے کنارے ایک

- (۱) کتاب الفنا والبقاء
- (۲) اسرار الخرق والمودنات
- (۳) کتاب البیان
- (۴) نحو القلوب
- (۵) الرعایتہ بحقوق الله.....(باقیہ صفحہ نمبر: ۳۱)

گوشه تصوف



قدس

مکتوباتِ اشرف المشائخ

حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الجيلاني قدس سره نے اپنی حیات مبارکہ میں مریدین کے نام مختلف اوقات میں مکتوبات تحریر فرمائے، جو شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کا خزانہ ہیں۔ ان کی افادیت کے پیش نظر انہیں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے: (ایڈیٹر)

مجی و مخلصی جناب غیاث الدین اشرفی صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

آپ نے یہ معلوم کیا ہے کہ مشائخ جب کسی کو بیعت کرتے ہیں تو شجرہ کیوں دیتے ہیں؟ شجرہ کے کہتے ہیں؟ اور اسے کیوں پڑھا جاتا ہے؟ اس کے پڑھنے کے فوائد کیا ہیں؟ ارباب طریقت و اصحاب حقیقت پر یہ بات مخفی نہ رہے کہ مشائخ مسبق سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے کہ جب وہ کسی کو بیعت کرتے ہیں تو اسے شجرہ عطا کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ روزانہ اس کو پڑھیں شجرے میں بزرگان طریقت کے اسمائے گرامی ترتیب وار لکھے ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ اس شیخ سے شروع ہو کر نبی پاک علیہ اصلوۃ والسلام تک پہنچتا ہے اور شیخ اگر صحیح النسب سید ہو تو اس کا شجرہ نسب اور شجرہ طریقت دونوں حضور پر نور ﷺ تک پہنچتے ہیں۔ شجرے میں کچھ وظائف ہوتے ہیں جو ہر نماز کے بعد ایک خاص تعداد میں پڑھے جاتے ہیں۔ ذکر کا طریقہ، ذکر کی تعلیم، آداب شیخ، آداب طریقت، بیعت کی ضرورت اور بیعت کی قسمیں، یہ تمام چیزیں اس میں بیان کی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائی درجے میں کیونکہ سب ایک ہوتے ہیں اس لیے بیعت ہونے کے بعد سب کے لیے ان چیزوں کا سمجھنا ضروری ہے۔ شجرہ طریقت عام طور پر منظوم ہوتا ہے یعنی اشعار کی صورت میں پہلے شعر میں کسی چیز کی طلب اور دوسرے شعر میں کسی بزرگ کے نام سے استغاثہ ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایک قسم کی دعا ہوتی ہے یعنی اپنے شیخ سے لے کر نبی پاک علیہ اصلوۃ والسلام تک جتنے بزرگان دین کے اسمائے گرامی اس میں آئے ہیں، ان سب کے ویلے سے دعا کی جاتی ہے اور حقیقت حال یہ ہے کہ

جس بزرگ کا نام ہم لیتے ہیں اس کی روحانیت فوراً نام لینے والے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے کیونکہ یہ وہ نفوسِ قدسیہ ہیں کہ جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے گزار دیں۔ اپنے نفس کا جہاد کیا اور ہمہ وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔ اس کا صلہ اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ وہ وصال کے بعد بھی زندہ ہیں اور تصرف بھی کرتے ہیں۔ جب بھی اور جس محفل میں ان کا نام لیا جاتا ہے وہ فوراً اس طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے نام لینے والوں کے حق میں دعا کرتے ہیں اور اپنے روحانی فیض و برکات سے مستفیض فرماتے ہیں۔ شجرہ دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اکثر شیخ اپنی مصروفیات کی بناء پر اگر فوراً سالک پر توجہ نہ بھی دے سکے تو طالب صادق شجرہ شریف پڑھنا شروع کر دے اور اس میں جو بدایات دی گئی ہیں ان پر عمل کرے تاکہ اس کی روحانی تربیت کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ شجرے سے مرید کو یہ پتا چلتا ہے کہ وہ اپنے شیخ کے تعلق سے کتنے واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچا ہے۔ مخالفین یہ کہتے ہیں کہ یہ توفیق استاد شاگرد کی فہرست ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ایک روحانی زنجیر ہے۔ اس میں کڑی سے کڑی ملی ہوئی ہے۔ جس طرح ایک سرے سے زنجیر کو ہلاکا یا جائے تو آخر تک ہلتی ہے، اسی طرح جب کوئی کسی شیخ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اس سلسلے کے تمام بزرگوں کو یہ علم ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص ہمارے سلسلے میں داخل ہوا ہے اور پھر وہ اس کے حق میں دعا گو ہوتے ہیں اور روحانی فیض عطا فرماتے ہیں۔ شجرہ پڑھنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مرید کا تعلق مشائخ طریقت سے مضبوط و مستحکم ہو جاتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جو بدایات اور تعلیمات اس میں دی گئیں ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے طالب صادق کے لیے راہِ سلوک طے کرنا آسان ہو جاتا ہے اور وہ انہی بدایات کی روشنی میں آگے بڑھتا رہتا ہے لیکن یاد رہے کہ اس راہ میں خلوص ضروری ہے اگر یا کاری یا کوئی ذاتی غرض شامل ہوگی تو کبھی کوئی مقام کا مرتبہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس لیے راہِ سلوک طے کرنے والوں پر یہ لازم ہے کہ جب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں تو کوئی ذاتی غرض نہ ہو بلکہ صرف اور صرف اللہ کی رضا پیش نظر ہو اگر ایسا ہوگا تو وہ بہت جلد اس راہ کی کٹھن مراحل کو طے کر لے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں مرید بننے کی توفیق عطا فرمائے، اپنے پیر و مرشد کی اطاعت و اتباع اور ان سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شریعت و طریقت پر استقامت پر عمل کرنے اور مشائخ مسبق کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے مخدوم سمنانی
سید احمد اشرف جیلانی

صاحب اسرار حق، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الحاج الحافظ القاری الشاہ

امام احمد رضا خاں فاضل بریلی نور اللہ مرقدہ

پاکستان اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی ایمانی فرست کامر ہون منت ہے۔
اس لیے کہ آپ نے سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا۔



حضرت علامہ ابو داؤد محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

عین اس وقت جب گمراہی و ضلالت اور فسق و فجور کی تاریکیاں نکلتا ہے۔ جداً مجدد حضرت مولانا رضا علی خان علیہ الرحمہ نے آپ کائنات انسانی کا مقدر بنے لگتی ہیں۔ قدرت کی فیاضی کسی ایسے کا نام ”احمدرضا“ تجویز فرمایا۔

دانائے روزگار کو رشد و ہدایت کا فریضہ سونپتی ہے۔ جو اپنے ابتدائی تعلیم:

سیرت و کردار کی شمع لا زوال کی روشنی سے ظلمت زده ماحول آپ نے اپنی فطری ذکاوت کی بناء پر ۱۳ سال دس مہینے اور کو منور کر دیتا ہے۔ اس یگانہ عالم شخصیت کی زندگی عظمتِ قرآن ۵ دن میں علوم درسیہ سے فراغت حاصل کی۔ آپ کو چار زبانوں عربی، فارسی، ہندی اور اردو پر عبور حاصل تھا۔ ابتدائی کا پڑتو اور اس کی سیرت کا ہر نقش تعلیماتِ مصطفوی ﷺ کی ضو لیے ہوتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا تعلیم مولانا مرزا غلام قادر اور دوسرا سے استاذہ سے حاصل کی شاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلی علیہ الرحمہ بھی ایسے ہی صاحب ۲۱ شعبہ ہائے علم و فن یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد، کلام اسرار حق تھے۔ جنہوں نے اپنے کردار کی ضوباریوں اور اپنے صرف و نحو، فلسفہ، منطق، علم تکمیر، فصاحت و بلاغت، علم بدیع معقول و منقول، مناظرہ ہیئت، حساب اور ہندسه وغیرہ زیادہ تر مواعظ حسنہ کی نور افشا نیوں کی بدولت کائنات کو شریعت و روحانیت کے غیر فانی تابندہ نقوش بخش دیئے۔

ولادت:

آپ ۱۰ ارشوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۳ جون ۱۸۵۳ء کو بریلی شاہ ابو الحسین نوری علیہ الرحمہ سے بھی استفادہ بھی کیا۔

(یوپی) میں حضرت مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ کے ہاں پیدا

حج بیت اللہ:

ہوئے۔ والد گرامی نے آپ کا اسم گرامی ”محمد“ رکھا۔ آپ کا تاریخی نام ”المختار“ ہے۔ جس سے آپ کا سن ولادت ۱۲۹۶ھ کو اپنے والد کے ہمراہ حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول ﷺ کے لیے جاز مقدس تشریف لے گئے۔

اس مبارک سفر کے دوران آپ نے حرمین شریفین کے وعظیم مولانا سید کفایت علی کافی، مولانا عبد الجلیل شہید علی گڑھ، مولانا فیض احمد بدایوی، مولانا وہاج الدین رحمۃ اللہ علیہم جمعین اور دیگر علماء حضرت علامہ سید مفتی احمد دھلان علیہ الرحمہ اور مفتی عبدالرحمن معراج علیہ الرحمہ سے قرأت، تصوف، سلوک، اسماء الرجال علمائے کرام نے تحریک جہاد میں بھر پور حصہ لیا اور انگریزوں کے خلاف تحریر و تقریر کے علاوہ علمی جہاد کیا۔

فتاویٰ نویسی:

۱۹۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی مغلیہ سلطنت کے خاتمه اور ۱۲ برس کی عمر میں رضاعت پر فتویٰ لکھ کر اپنے والد کی خدمت انگریزوں کے ہندوستان پر پورے طور پر قبضہ کے بعد انگریز میں پیش کیا۔ جس کو انہوں نے بہت پسند کیا اور اندازہ کر لیا کہ حکومت نے بعض علماء کو جنگ آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں جزیرہ انڈیمان میں قیدی کی حیثیت سے بھیج دیا۔ ان میں علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ اور مفتی عنایت اللہ علیہ الرحمہ کا والدِ ماجد نے آپ کو باقاعدہ فتویٰ نویسی کی اجازت دے دی علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد علوم باطنی کی طرف رجوع کیا۔

بیعت و خلافت:

۱۲۹۳ھ میں اپنے والد کے ہمراہ مارہرہ شریف تشریف لے گئے اور حضرت شاہ آں رسول علیہ الرحمہ کے مرید ہونے کا شرف حاصل کیا حضرت نے بیعت کے بعد آپ کو خلافت بھی عطا فرمائی۔

شاعری:

آپ کے علمی کمالات کے پیش نظر شاعری آپ کے لیے باعث افتخار نہیں لیکن آپ نے جس انداز میں نعتیہ کلام پیش کیا ہے وہ صرف آپ کا ہی حصہ ہے۔ آپ کی ساری شاعری نعت رسول پر مشتمل ہے۔ ہر شعر سے کمال ادب اور تغظیم ظاہر ہوتی ہے۔

سیاسی خدمات:

آپ سے پہلے اہلسنت کے کثیر علمائے کرام علمی طور پر سیاسی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ ان میں علامہ فضل حق خیر آبادی پاکستان سے ۲۵ سال پہلے اس دنیاۓ ظاہر سے پردہ فرما

چکے تھے مگر ان کے خلفاء اور شاگروں مولانا سید محمد نعیم الدین سورة یسین و سورۃ رعد شریف کی تلاوت کرو، ”خود کلمہ طیبہ کا ورد کیا اور اچانک ہونٹوں کی حرکت بند ہو گئی۔

منقبت بحضور امام الہلسنت امام احمد رضا خان بریلی علیہ الرحمہ حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی علیہ الرحمہ نورِ علم و فن سے ہو کیے حسین احمد رضا ہم نے دیکھا ہی نہیں تم سا کہیں احمد رضا ذکرِ نورِ مصطفیٰ سے بن گیا تو خود بھی نور نور افشاں ہے تری روشن جبیں احمد رضا یہ حقیقت ہے کہ تجھ سا ہند و پاک میں آج تک پیدا ہوا کوئی نہیں احمد رضا ٹو نے بھڑکائی دلوں میں آتشِ عشق رسول خود محمد ہیں تیرے دل میں لکیں احمد رضا ہر حقیقت کو کیا ٹو نے ہمیشہ بے ناقاب ٹو ہے ایسا شارح دینِ متین احمد رضا اب بھی تیرے فیض سے خلقِ خدا ہے فیضیاب ٹو فیوضِ مصطفیٰ کا ہے امین احمد رضا تجھ پر رب العالمین کا ہے یہ احسانِ عظیم ٹو حبیبِ رحمة للعالمین احمد رضا عمر بھر ترا رہا شیوه شانے مصطفیٰ مدح خوال تیرے بنے اہل زمیں احمد رضا دل منور کر رہا ہے نورِ دانش سے ریاض آسمانِ علم کا ماہ میں احمد رضا

چکے تھے مگر ان کے خلفاء اور شاگروں مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، مولانا حامد رضا بریلوی، مولانا ضیاء الدین مدñی، مولانا مصطفیٰ رضا بریلوی اور دیگر علماء نے ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آں انڈیا مسلم کانفرنس کے پلٹ فارم سے ہندوستان کے طول و عرض کے دورے کے آں انڈیا سنی کانفرنس:

آں انڈیا سنی کانفرنس کا پہلا جلسہ ۱۹۳۵ء میں مراد آباد میں ہوا۔ ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو بنارس میں ۲ روزہ سنی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ہندوستان کے ۵ ہزار علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ جس میں مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کا اعلان کیا گیا اور اس مقصد کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کا اعزز کیا گیا۔ اعلیٰ حضرت نورالله مرقد نے مسلمانوں کی رہنمائی کی۔ جب کہ بعض علماء انگریزوں اور ہندوؤں کے ساتھ مل چکے تھے۔ یہ کہنا بالکل حق بجانب ہے کہ آج کا پاکستان امام الہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمہ کی ایمانی فرست کا مر ہونا منت ہے۔ اس لیے کہ آپ نے سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا اور آپ کے خلفاء اور شاگروں نے قیام پاکستان کے لیے جدوجہد کر کے اس خواب کو شرمندہ تغیر کر دیا۔

امام الہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمہ پر جب نزعِ کاعلم تھا تو آپ علیہ الرحمہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ: ”قرآن پاک لا اور

حکایت دلپذیر و نصیحت آموز

”کشف المجبول“

مختصر مہ سیدہ بنت اشرف صاحبہ

ذکرِ الٰہی، ذکرِ غیر:
 درویش نے جواب دیا: ”میرا رب جو چاہے میں وہی چاہتا
 آئمہ طریقت تابعین میں سے رئیس العلماء حضرت سیدنا سعید ہوں۔“
 ابن المیتب رضی اللہ عنہ ایک روز مکہ مکرمہ میں بیٹھے تھے کہ ایک بھوک:
 شخص نے حاضر ہو کر پوچھا: مجھے بتائیے کہ وہ کون سا حلال حضرت بازیزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا: آپ
 ہے، جس میں حرام نہ ہوا اور وہ کون سا حرام ہے، جس میں حلال بھوک کے رہنے کی اتنی زیادہ تعریف کیوں کرتے ہیں؟
 نہ ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”فرعون اگر بھوکا ہوتا تو ہرگز یہ نہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”خدا کو یاد کرنا ایسا حلال ہے
 جس میں حرام ہی نہیں ہے اور غیر اللہ کو یاد کرنا ایسا حرام ہے کہتا کہ میں تمہارا رب ہوں، قارون اگر بھوکا ہوتا تو کبھی خدا
 جس میں حلال ہی نہیں ہے۔ اسی لیے ذکرِ الٰہی میں نجات ہے، اس لیے ہر ایک کا باغنی نہ بنتا، چونکہ لومڑی بھوکی رہتی ہے، اس لیے ہر ایک اور ذکرِ غیر میں ہلاکت ہے۔“
رضائے الٰہی:
 ایک درویش دریائے دجلہ میں گر گیا، وہ تیرنا نہیں جانتا تھا۔ **راہ حق:**
 کسی شخص نے اس درویش کو ڈکبیاں کھاتے دیکھا تو دوڑ کر حضرت ابوسعید فراز علیہ الرحمہ نے حضرت ابراہیم سعدی علیہ الرحمہ
 کنارے تک آیا اور بولا: ”اگر تم چاہو تو میں کسی شخص کو بلاوں کے ساتھ دریا کے کنارے اللہ کے ایک ولی کو دیکھا تو پہچان جو تمہیں باہر نکال سکے۔“
 انس نے دریافت کیا: ”حق کی راہ کس چیز میں ہے؟“
 انہوں نے کہا: ”حق کی دو راہیں ہیں، ایک عوام کی دوسری خواص کی۔ عوام کی راہ وہ ہے جس پر تم ہو کیونکہ تم کسی علت کے

درویش نے جواب دیا: نہیں! اُس

شخص نے حیرت سے پوچھا: ”تو پھر تم چاہتے کیا ہو؟“

بقيه "حضرت داتا گنج بخش علی ہجوری نور اللہ مرقدہ"

(۱) شرح کلام منصور حلاج

، بیان ایمان

(۲) دیوان علی

(۳) منهاج الدین

(۴) کشف الاسرار

"کشف الجوب" تصوف کی بنیادی اور قدیم ترین فارسی کتابوں میں سے ہے۔ اردو زبان میں ۲۰ سے زائد ترجمے ہو چکے ہیں انگریزی ترجمہ پروفیسر نکلس نے کیا ہے۔ عربی میں بھی اس کتاب کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

وصال مبارک:

منع فیض و انوار حضرت ابو الحسن سید علی بن عثمان المعروف داتا گنج بخش ہجوری نور اللہ مرقدہ کا وصال ۳۶۵ھ میں ہوا۔ اردو انسائیکلو پیڈیا کے مطابق آپ کا سال وفات ۷۲۰ء ہے ایک اور روایت کے مطابق ۳۶۵ھ سے ۳۶۹ھ تک کسی سال میں آپ کا وصال ہوا ہے۔

آپ کے مزار مبارک کا پہلا مقبرہ غزنوی خاندان کے ایک بادشاہ ابراہیم نے بنوایا تھا۔ اس کے بعد مغل شہنشاہ اکبر اعظم نے اس مقبرہ پر توجہ دی اور خوبصورتی میں اضافہ کیا۔ ہر سال ۱۸، ۱۹، ۲۰ صفر المظفر کو دنیا بھر میں آپ کا عرس

مبارک شایان شان طریقے سے منایا جاتا ہے۔

ساتھ قبول کرتے ہو اور کسی علت کے سبب چھوڑتے ہو۔ خواص کی راہ وہ ہے کہ وہ نہ معلل کو دیکھتے ہیں اور نہ علت کو۔

ادنی چیز کے لیے ادنی وسیلہ:

ایک بزرگ فاقہ زدہ سفر کی صعوبتیں اٹھائے ہوئے عجب حال میں کوفہ کے بازاروں میں آئے۔ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر چڑیا بٹھائی ہوئی تھی اور کہتے تھے کہ: "چڑیا کے لیے مجھے کچھ دو۔" لوگوں نے کہا: یہ تم کیا کر رہے ہو؟ بزرگ نے جواباً کہا: "میرے لیے یہ محل ہے اور باعثِ شرم ہے کہ میں یہ کہوں کہ خدا کے لیے مجھے کچھ دو، ادنی چیز کے لیے ادنی وسیلہ لانا چاہیے۔"

نفس کی قربانی:

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جوان کو منی کے میدان میں بیٹھے دیکھا۔ سب لوگ اپنی قربانیوں میں مصروف تھے، میں اس نوجوان کے حال کو دیکھتا رہا کہ: وہ کون ہے اور کیا کرتا ہے؟ تھوڑی دیر بعد نوجوان نے بلند آواز میں کہا: "اے اللہ! تمام لوگ قربانی میں مشغول ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنے نفس کی قربانی تیرے حضور پیش کروں تو اُسے قبول فرماء،" اتنا کہہ کر اس نوجوان نے انگشت شہادت کا اشارہ اپنے گلے پر کیا اور اور گر پڑا۔ میں نے اسے دیکھا تو اُس کی روح نفسِ غفری سے پرواز کر چکی تھی۔



فاتح قادریانیت

العزیز
القدس

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب



◆◆ جناب حنفی وجدواںی صاحب ◆◆

اس روشن حقیقت سے لاکھوں پردوں سے بھی نہیں چھپایا جا سکتا۔ متعدد بسیں زائرین دربار کی سہولت کے لیے صبح سے شام تک کہ سرز میں گواڑہ شریف وہ سرز میں ہے جہاں سے روحانیت را ولپنڈی اور گواڑہ شریف کے درمیان چلتی ہیں۔ سکھوں کی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ جہاں سے توحید و رسالت ﷺ کی علمداری میں یہ قصبه ضلع کا صدر مقام اور فوجی قلعہ تھا، جس ضیاء پاشیوں سے سرز میں مملکتِ خداداد پاکستان کا قریبیہ کے آثار موجود ہیں۔

شجرہ نسب:

حضرت قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی ذاتِ گرامی تھی۔ جن کا مزار پر انوار رحمتی دنیا تک مسلمانوں کے لیے رشد و ہدایت کا مرکز و منبع بنارہے گا۔

علیٰ حضرت علیہ الرحمہ کئی بیش بہاخوبیوں کا مرکز و منبع تھے۔ اپنے علم و فضل، رشد و ہدایت و ریاضت کے اعتبار سے غیر معمولی محمد ابن میراں سید محمد کلاں ابن میراں شاہ قادر قمیص ابن سید ابی حیات ابن سید تاج الدین ابن سید بہاؤ الدین ابن سید جلال الدین ابن سید داؤد ابن سید علی ابن سید ابی صالح نصر ابن

آپ کی ولادت نیک رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ بمقابلہ سید عبدالرزاق ابن سید القادر جیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہم ۱۸۵۹ء قصبه گواڑہ شریف میں ہوئی جو کہ دامن کوہ میں خاندان:

راولپنڈی سے پختہ سڑک کے راستے ۱۱ میل اور پشاور لائن پر ستر ہویں پشت کے ایک نامور بزرگ حضرت شاہ قادر قمیص ریلوے کا اگلا جنکشن اسٹیشن ہے۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی علیہ الرحمہ بغداد شریف سے ہندوستان تشریف فرمائے اور

کافی عرصہ بیگان وغیرہ میں تبلیغ دین فرما کر قصبه ساڈھورہ ضلع خلص مرید تھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ دوران طالب انبالہ میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ جہاں اب تک آپ کا علمی میں استاد محترم کے ساتھ بکثرت سیال شریف تشریف لے جاتے تھے اور اسی دوران میں آپ حضرت قبلہ عالم خاندان آباد ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ "اخبار الاخیار" میں آپ کے حالات کا تذکرہ فرمایا ہے۔

بارہویں صدی ہجری میں حضرت شاہ قادر قمیص علیہ الرحمہ کی اولاد سے دو حضرات سید روشن دین صاحب اور سید رسول شاہ مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھ سے اکتساب علوم فرمایا۔ صاحب علیہ الرحمہ بر درانِ حقیقی نے ساڈھورہ سے جازِ مقدس اور مولانا کو آپ سے بڑی محبت تھی۔ جس کی بظاہر وجہ یہ تھی کہ قیام عراق ہوتے ہوئے واپسی پر قصبه گواڑہ میں سکونت اختیار فرمائی علی گڑھ کے دوران میں آپ سے متعدد ایسے علمی کمالاتِ ظہور فارجِ قادر یانیت حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ سید روشن دین شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے پوتے سید نذر دین شاہ ایک دن دنیا کی مشہور ترین ہستیوں میں شمار ہونے والے ہیں صاحب علیہ الرحمہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کی پیدائش سے پہلے بھی اس علاقے میں آپ کے ان بزرگانِ کرام کے کشف و کرامات کا کافی چرچہ تھا۔ خصوصاً آپ کے والد ماجد کے فرمائی۔ جن کا بخاری شریف پر حاشیہ طالبانِ علم حدیث میں ماموں پیر غزالی علیہ الرحمہ بڑے خدا کافی شہرت رکھتا ہے۔

رسیدہ بزرگ گزرے ہیں۔ جن کی زیر تربیت آپ نے جدی درسِ تدریس:

سلسلہ قادریہ کے اور ادواشغال کا استفادہ فرمایا۔

تعلیم و تربیت:

آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی بلندیٰ ہمت نے سفر پر مجبور کیا۔ علاقہ پنجاب کے مشاہیر علمائے کرام سے علم حاصل کیا جن میں مولانا سلطان محمود صاحب انگلہ ضلع شاہ پور خاص طور

سیر و سلوک:

پر قابل ذکر ہیں۔ مولانا سلطان محمود سیال شریف کے مشہور اس دوران مدریس میں آپ سیال شریف برابر تشریف لے شیخ الوقت حضرت خواجہ شمس الدین چشتی ناظمی علیہ الرحمہ کے جاتے رہے اور علوم ظاہرہ میں اس قدر مصروفیت کے باوجود

علوم باطنی میں ترقی کا سلسلہ جاری رہا۔ اگرچہ آپ کے کلام غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری حسن سنجی علیہ الرحمہ پر سے معلوم ہوتا ہے کہ مولائے کائنات حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم اور غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ عبدال قادر جیلانی جا کر ختم ہوا۔

دور ارشاد و تبلیغ:

شامل حال تھیں مگر حسب قواعد طریقت عنایت ازلی کاظہور کسی زندہ شیخ کامل کے ذریعہ ہونا ضروری تھا۔ آخر وہ وقت قریب آپ ہنچا کہ یہ شہباز حقیقت تمام ماسوی اللہ سے منہ موڑ کر ہمہ تن مراقبات اور اشغال باطنیہ کی طرف متوجہ ہو کر خلق خدا و فضلاء شامل ہوئے تھے۔ مثلاً حضرت دیوان سید محمد صاحب کے لیے قطب ارشاد اور شیخ الوقت کے فرائض انجام دیئے۔ (سجادہ نشین پاکپشن شریف) حضرت مولانا محمد چراغ صاحب

چنانچہ آپ ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء میں جب سیال شریف حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی علیہ الرحمہ نے آئل ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، فقیر گل صاحب (پشاور)، مولانا عبد الحق صاحب، حضرت مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی (شیخ الجامعہ دارالعلوم فرمائیں کہ منصب خلافت و ارشاد کی ذمہ داریاں آپ کے پرد عباسیہ، سہارنپور) وغیرہ آپ کی تحقیقات کو سن کر محییرت ہو جاتے فرمائیں۔ آپ جب وطن میں واپس تشریف لائے تو اسی ہفتے حضرت سیالوی علیہ الرحمہ کا وصال ہو گیا۔

جذب و سیاحت:

جذب عشق باطنہ کی طرف میلان پہلے ہی موجود تھا۔ شیخ کی جس میں کتاب و سنت کے دلائل متواترہ سے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں اس نظر عنایت نے آتش شوق کو مزید تیز کر دیا اور اسی جذب و شوق کے عالم میں ۱۲۰۵ھ مطابق ۱۸۸۷ء تک ملک کے دوبارہ تشریف لانا ثابت فرمائکر مرزا کے دعویٰ مسیح موعود ہونے مختلف اضلاع لاہور، ملتان، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، انکوہ کو پاش پاش کر دیا۔ پھر مرزا کے ایک حواری مولوی محمد حسین اور ہزارہ کے مختلف مقامات میں ریاضات اور مجاہدات کیے۔ امر وہوی نے "شمس بازفہ" لکھی جب کہ مرزا نے بھی سورہ بلاشک سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور یہ جذبہ سیاحت فاتحہ کی تفسیر میں اپنی کتاب "اعجاز مسیح" لکھی۔ آپ علیہ الرحمہ

منقبت بحضور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ حضرت علامہ مفتی سید شاہ ضیاء الدین نقشبندی قادری مدظلہ العالی بیان کیا ہو سکے رتبہ ، مجدد الف ثانی کا زمیں تا عرش ہے چرچا ، مجدد الف ثانی کا گھر اتحاد سارا ہندوستان ، جب کفر و ضلالت میں ٹو مشعل بن گیا جذبہ ، مجدد الف ثانی کا جلال الدین اکبر کی لگائی آگ شہنشہ کی غضب باطل پہ یوں برسا ، مجدد الف ثانی کا مٹا کر سارے فتنوں کو کیا یوں دین کو زندہ زمانہ ہو گیا شیدا ، مجدد الف ثانی کا ہدایت منحصر ہے صرف آقا کی غلامی پر علی الاعلان ہے نعرہ ، مجدد الف ثانی کا ستارے دم بخود ہیں دیکھ کر روشن جیس ان کی بہت ہی خوب ہے جلوہ ، مجدد الف ثانی کا یہاں ہے نقشبندی ، قادری ، چشتی ، سہروردی ہے جامع سلسلہ ایسا ، مجدد الف ثانی کا مرے دل میں نبی کے ذکر ہی کے پھول کھلتے ہیں بنا دل جب سے کاشانہ مجدد الف ثانی کا ہم اپنی سانسوں میں ذکرِ خدا کا ورد رکھتے ہیں ملا ہم کو بھی کچھ صدقہ ، مجدد الف ثانی کا ابو البرکات کے صدقے ضیاء کو پر ضیاء فرم کرم ہو اس پر ہر لمحہ مجدد الف ثانی کا

نے اس کی تردید میں ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۲ء میں ایک کتاب "اعلام کلمۃ اللہ فی بیان ما احیل بہ لغیر اللہ" کے نام سے تصنیف فرمائی۔ جس میں آپ نے اولیائے کرام کے نام پر نذر و نیاز کے جواز پیش فرمائے کرآن لوگوں کی تردید فرمائی۔ جواہل اسلام کے ایصالِ ثواب کو بت پرستوں کی مشرکانہ رسوم سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ کے منظوم کلام کے اشعار آپ کے مقامِ جذب و عشق اور قربِ الہی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جن سے ارباب بصیرت آپ کے کمالات باطنیہ کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے فقرِ محمدی ﷺ اور استغناۃ کامل کی دولت سے مالا مال کر رکھا تھا۔

وصال:

آخر یہ رشد و ہدایت کا چمکتا ہوا سورج کم و بیش ۶ سال حالت استغراق میں محوم مشاہدہ رہ کر تقریباً ۸۱ سال کی عمر میں صفر المظفر ۱۳۵۶ھ مطابق مئی ۱۹۳۷ء سے شنبہ اپنے خالقِ حقیقی سے ملنے عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رخصت ہوا۔

کھنچے مہر طی کھنچے تیری شہاء
کٹاخ اکیش کھنچے جا لیہاں



فقہی سوالات کے جوابات

عرفانِ شریعت

حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ

سوال: اذان واقامت سے پہلے یا بعد میں درود پاک پڑھنا طریقہ ایجاد کیا تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور جو اس پر عمل کریگا اس کا اجر ایجاد کرنے والے کو بھی ملے گا۔ (صحیح مسلم شریف)

جواب: اذان واقامت سے پہلے یا بعد میں درود وسلام پڑھنا **الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ** بالکل جائز اور مستحب ہے۔

سوال: اس کا کیا ثبوت ہے؟

جواب: قرآن پاک میں فرمان باری تعالیٰ ہے: **إِنَّ اللَّهَ وَمَلِئَكَتَهُ يُصَلِّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْلُوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا وَأَشْلِقُوا**

ترجمہ: کنز الایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے

سوال: کن موقع پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: حضرت علامہ سید ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ درود

درود اور خوب سلام سمجھیجو۔ (پارا: ۲۲ سورہ الاحزاب، آیت: ۱۶)

قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے درود پاک پڑھنے کا حکم دیا اور اس میں نہ تو کوئی الفاظ مقرر فرمائے کہ انہیں مس تھب ہونے پر نص فرمائی ہے ان میں سے چند یہ ہیں: روز الفاظ کے ساتھ درود پڑھوا اور نہ ہی کسی وقت کی قید لگائی ہے کہ اس وقت پڑھوا اور اس وقت نہ پڑھو۔

حدیث شریف میں ہے: ”جس نے اسلام میں ایک اچھا پر خطبہ جمعہ کے وقت، جواب اذان کے بعد، بوقت اقامت

دعا کے اول آخر اور بیچ میں، دعائے قنوت کے بعد، تلبیہ اسے اپنا فرط، اجر و ذخیرہ اور شفاعت کرنے والا اور مقبول کہنے کے بعد، کان بخنے کے وقت اور کسی چیز کے بھول جانے شفاعت بنانے کا ارادہ کرے۔ اس کے بعد نماز جنازہ کا فریضہ ادا کرنے کی نیت اس طرح کرے: چار تکبیریں نماز کے وقت۔ (رد المحتار)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اذان واقامت سے قبل درود جنازہ فرض کفایہ، ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود شریف واسطے شریف نہ پڑھا جائے کہ عوام الناس کہیں درود شریف کو اذان و حضور نبی اکرم ﷺ کے، دعا واسطے حاضر اس میت کے، منه اقامت کا حصہ نہ سمجھ لیں، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: اس کا حل یہ نہیں کہ ایک مستحسن کام بند کر دیا جائے طرف کعبہ شریف کے (اور مقتدی یہ بھی کہے) پیچھے اس امام کے پھر رفع یہ دین کے ساتھ تکبیر تحریمہ کر کے زیرِ ناف ہاتھ باندھ لے اور یہ ثناء پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءً
سے پہلے درود میں یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ درود شریف پڑھنے کے بعد کچھ وقفہ کرے پھر اذان یا اقامت کہے تاکہ درود

شریف اور اذان واقامت کے درمیان فاصلہ ہو جائے یا درود شریف کی آواز اذان واقامت کی آواز سے پست رہے تاکہ دونوں کے درمیان فرق رہے اور درود شریف کو اقامت کا جزء نہ سمجھیں۔ اس طرح اذان واقامت پڑھنے والا خوش نصیب پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہے اور میت اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ بالغ مرد و عورت دونوں کی صلوٰۃ وسلام کی برکتوں سے بھی مستفید ہوتا رہے گا۔

(بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت ج: ۲، ص: ۱۰۸-۱۱۰)

نمازِ جنازہ کے لیے یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَنَاحِنَا وَمَيْتَنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

جواب: نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے، اگر بعض لوگوں نے پڑھی تو سب ساقط ہو جائے گا لیکن اگر کسی نے بھی نہ

توبہ سے فرض ساقط ہو جائے گا (فتاویٰ عالمگیری، ج: ۱، ص: ۱۳۳)

ترجمہ: یا اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش اور ہمارے مردوں کو

ہے کہ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو۔ اگر میت بالغ ہو تو اس کی دعائے مغفرت کا ارادہ کرے اور اگر میت نا بالغ ہو تو

ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو

سوال: نمازِ جنازہ ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَنَاحِنَا وَمَيْتَنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

وَذَرْ كَرَّنَا وَأَنْشَانَا。اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَتْنَاهُ مِنْا فَأَحْيِهْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ

تَوَفَّيْنَاهُ مِنْا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ (فتاویٰ عالمگیری، ج: ۱، ص: ۱۳۳)

پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے۔ اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ

اور ہمارے حاضر شخصوں کو اور ہمارے غائب لوگوں کو اور

ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو

ستمبر 2023ء

اور ہماری عورتوں کو۔ یا اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھتے تو پھر چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے کہے اور بعد ازاں اللہ علیکم وَرَحْمَةُ اللہِ وَلَّهُمَّ علیکم وَرَحْمَةُ اللہِ وَکَبَّتْ هُوَ هَوَءَ دَائِئِیں باسیں اس کو اسلام پر زندہ رکھا اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

منقبت بحضور حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ
جناب ندیم احمد ندیم نورانی صاحب

سیدی مہر علی ہیں ، تاجدارِ گولڑہ
ہاں! یقیناً آپ ہی ہیں ، تاجدارِ گولڑہ
وہ ہیں از اولاد حضرت غوث اعظم دستگیر
سید سادات بھی ہیں ، تاجدارِ گولڑہ
آپ کا موقف تھا ”تحریک خلاف“ کے خلاف
عاقبت اندیش بھی ہیں ، تاجدارِ گولڑہ
رو باطل کر کے مسلک کا تحفظ بھی کیا
شع حق کی روشنی ہیں ، تاجدارِ گولڑہ
شیر ختم الانبیاء سے کانپتی مرزا بیت
شیر ایسے واقعی ہیں ، تاجدارِ گولڑہ
مان لو گے جب پڑھو گے فیض کی ”مہر منیر“
پیکر پاکیزگی ہیں ، تاجدارِ گولڑہ
معرفت کے اور طریقت کے امام و رہ نما
ظاہری تھے ، باطنی ہیں ، تاجدارِ گولڑہ
دل سے کی مدحت، سعادت مان کر میں نے ندیم
رب کے اک پیارے ولی ہیں تاجدارِ گولڑہ

اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فَرَطًا وَاجْعَلْنَا أَجْرًا وَذَخْرًا وَاجْعَلْنَا شَافِعًا
وَمُشَفَّعًا۔ (فتاویٰ عالمگیری، ص: ۱، ص: ۱۲۷)

ترجمہ: ”اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا سے ہمارے لیے باعث اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبول شفاعت بنا۔“

نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْنَا لَنَا أَجْرًا وَذَخْرًا وَاجْعَلْنَا لَنَا شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً۔

ترجمہ: ”اے اللہ! اس بچی کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعث اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبول شفاعت بنا۔“
اگر کسی کو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا یاد نہ ہو تو یہ دعا پڑھ لینی چاہیے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو ہمیں ہمارے والدین اور تمام موسمن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔“

اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو وہی پڑھ سکتا ہے۔

خواتین کا صفحہ

نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی

حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا

(سیدہ بنت حکیم سید اشرف جیلانی)

آج ہم سلسلۃ النور کی ایک ایسی شہزادی کا ذکر خیر کرنے کی مددوں میں بڑے بڑے محدث، مفسر، شیخ القرآن، پیر طریقت سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ جن کا تعلق اہلبیت اطہار سے ہیں انہیں بڑا مرتبہ ملا لیکن تاریخ اسلام میں جن عورتوں کو بلند مرتبہ ہے۔ آپ حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی پڑپوتی اور شہرت ملی اُن میں سرفہرست حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہما ہیں ہیں اور حضرت سیدنا امام موئی کاظم رضی اللہ عنہ کی بھائی ہیں ولادت:

حضرت اسحاق المعتمن رضی اللہ عنہ کی اہمیہ ہیں اور حضرت آپ کی ولادت ۱۳۵ھ میں ہوئی۔
اسحاق المعتمن رضی اللہ عنہ خود ایک بہت بڑے محدث تھے۔ ان والدگرامی:

آپ کے والد کا نام حضرت حسن الانور رضی اللہ عنہ تھا۔
آپ کے والدگرامی حضرت حسن الانور رضی اللہ عنہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے بعد جس میں حضور جانِ عالم ﷺ کی سب سے زیادہ شجرہ نسب:

شیبیہ نظر آتی وہ حضرت اسحاق المعتمن رضی اللہ عنہ ہیں اور سیدہ سیدہ نفیسہ بنت حسن الانور بن زید بن سیدنا امام حسن علیہم الرضوان کائنات حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہ کی سب سے زیادہ بارگاہ جان کو نین ﷺ سے رضاۓ الہی کی سند:

آپ کے والدگرامی حضرت حسن الانور رضی اللہ عنہ جب آپ کو شبیہ حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہ میں نظر آتی تھی۔

حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا اہلبیت کی وہ نورِ چشم ہیں جن کے بارے مکہ سے مدینہ منورہ لائے اور حضرت حسن الانور رضی اللہ عنہ کو مکہ میں کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی بہترین نظیرہ تھیں اور عکسِ جمیل تھیں۔ للہمیت، اخلاص، علم، حلم، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں خشیت کے آنسو بہانا، ساری رات تھاما ہوتا اور وہ یہی عرض کرتے کہ: ”یا رسول اللہ ﷺ! عبادت کرنا اور ان جیسی عظیم صفات آپ میں موجود تھیں۔“ میری اس بیٹی سے راضی ہو جائیں،“ پھر ایک دن خواب میں

رحمۃ اللعائیین سلسلۃ الرشیف لائے اور حضرت حسن الانور کے قرآن حکیم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔

رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: ”میں تمہاری صاحبزادی سے راضی ہوں آپ صائم الدہر اور قائم اللیل تھیں اور صرف تیرے دن کچھ کھایا کرتی تھیں۔ وقت کے بڑے بڑے علماء جن سے حدیث سننے کے لیے ان کے دروازے پر آئے۔ حضرت امام شافعی ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے راضی ہے۔“

عبادت و ریاضت: عبادت و ریاضت آپ رضی اللہ عنہا کی بحث تھی بیان کرتی ہیں کہ: ”میں نے اپنی پھوپھی جان کی ۲۰ سال خدمت کی میں نے ان ۲۰ سالوں میں انہیں رات کے وقت سوتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ کثرت سے روزہ رکھتی تھیں۔ آپ قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔“

مستجاب الدعوات: آپ قرآن پاک کی اس آیات مبارکہ کو اپنے معمولات میں رکھتیں اور بار بار اس کی تلاوت کیا کرتیں تھیں۔

آپ زہد و تقویٰ میں بے مثال اور مستجاب الدعوات تھیں۔ ان کے بارے میں امام شافعی و حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ: ”جتنا مستجاب الدعوات ہم نے آپ کو پایا کسی اور ہستی کو نہیں پایا۔“ آپ کے مستجاب الدعوات ہونے کا یہ عالم تھا کہ کروڑوں شافعیوں کے پیشوں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ”جب میں یمار ہوتا تو میں کسی کو کہتا کہ پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دینے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں۔ (پارہ: ۹، سورہ الانفال آیت نمبر: ۲)

آپ حافظہ و مفسرہ تھیں۔ قرآن کریم سے کمال درجہ محبت کی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ: ”اہلبیت تمہاری محبت اللہ نے مونوں پر فرض کی ہے، تمہارے عظیم مرتبے و جہ سے عرب و عجم کے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت تھی۔“ آپ نے اپنی زندگی ہی میں اپنی قبر بنوائی تھی۔ اس قبر میں بیٹھ کے لیے کیا یہ کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف قرآن کریم

میں کی ہے اور نماز کا اختتام نہیں ہوتا اس وقت تک جب تک ان میں بڑے بڑے نام آتے ہیں۔ آپ پر سلام نہ بھیج دیا جائے۔

کشف و کرامات:

حضرت امام جعفر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ۵۰ کرامات کو تحریر فرمایا ہے۔

آپ نے ۳۰ حج پیدل کیے لوگوں نے کہا کہ آپ سواری استعمال کیوں نہیں کرتیں؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کے گھر کی طرف جا رہی ہوں اور سوار ہو کر جاؤں، میں پیدل ہی جاؤں گی۔"

آپ فرماتی ہیں کہ میرے جدا مجدد امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں یہ پند نہیں کرتا کہ اپنے مالک کے حضور حاضر ہوں اور اپنے قدموں سے چل کر نہ جاؤں"

(۱) آپ کے مصلے کے سامنے ایک تھیلا نما کوئی چیز لٹکی رہتی تھی

اور جب ضرورت ہوتی تو اس میں سے کچھ نکال کر کھا لیتیں تھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی: پھوپھی جان! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اے بھتیجی! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جب بندہ اپنے آپ کو اللہ کے پروردگار دیتا ہے تو پھر اللہ اس کا ہو جاتا ہے اور جب اللہ اس کا ہو جاتا ہے تو پھر اسے کسی چیز کی مقابلہ جاری تھا، ہر کوئی چاہتا تھا کہ ہماری مہمان بنیں۔"

(۲) آپ کے یہودی پڑوی کی ایک بچی معزور تھی جب وہ دونوں میاں بیوی جانے لگے تو اپنی بیٹی کو آپ کے ہاں چھوڑ گئے کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس کو کچھ دیر یہاں رکھ لیں۔ وہ جب چلے گئے اور واپس آئے تو انہوں نے دیکھا کہ گئے تھے۔ آپ کے شاگردوں، عقیدت مندوں، کی تعداد ہزاروں ان کی بیٹی کھیل رہی ہے۔ بچی کے والدین نے کہا: بیٹی! یہ کیا؟ تک پہنچ چکی تھی۔ اس ہستی سے جن لوگوں نے اکتاب فیض کیا بچی نے کہا کہ: جب میں نے انہیں وضو کرتے ہوئے دیکھا

پھر وہ نماز پڑھنے لگیں اور میں نے جا کر ان کے وضو والے میں اس کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو میں روزے سے ہوں۔“ - پانی سے وضو کرنا شروع کیا تو میں پانی جس جس حصے پر لگاتی آپ نے ایک شعر پڑھا:

”اے طبیب مجھ سے دور ہو جاؤ اور مجھے اور میرے جیب کو چلی گئی وہ تند رست ہوتا چلا گیا۔

۳) حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کو اپنے خاندان کی دو شخصیات امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بڑی محبت تھی۔ جب آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مزار پر تشریف لے گئیں تو حضرت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زیارت کروائی حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا نے درخواست کی کہ: میرے لیے دعا فرمادیں کہ رب مجھ راضی ہو جائے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ”یہ جو وقتِ نزع آگیا ہے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے فرمایا کہ: ”میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ بھی آپ سے سارے سن لو میرا جسم اللہ کی امانت ہے اور اللہ نے جو مجھے راضی ہو گیا اور میدانِ حشر میں، میں تمہارے ساتھ اس بات مرض دیا ہے میرا جسم اس پر راضی ہے، میری پلکیں میرے آنسوؤں کو گرانے پر راضی ہیں۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ کو وصیت فرمائی کہ: ”بیٹی! وصال:“ اتنی محنت کی وجہ سے تمہارے جسم کی یہ حالت ہو گئی ہے تو تم سورہ مزمل شریف کی کثرت سے تلاوت کیا کرو۔“

نزع کی کیفیت:

جب آپ کے وصال کا وقت قریب آتا ہے، آپ روزہ کی حالت اور اہل مصر نے درخواست کی کہ حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہ کا میں ہیں اور نقاہت ہے، طبیب بلا یا جاتا ہے اور وہ گزارش کرتا جسم اطہر یہیں رہنے دیجئے تاکہ ہم اور ہماری نسلیں ان سے ہے کہ: ”سیدہ! آپ روزہ افطار کر لیں“ آپ نے فرمایا: ”تو کیسی برکاتیں حاصل کریں۔“

عجیب بات کر رہا ہے میں نے ۳۰ سال اس لمحے کا انتظار کیا صاحبِ قصیدہ برده شریف حضرت سیدنا امام بوصری علیہ الرحمہ ہے کہ جب مجھے میرے رب کی طرف سے پیغام آئے اور جب آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو انہوں نے آپ کے

بارے میں منقبت لکھی۔ جس میں انہوں نے کہا کہ: "حضرت فرمایا تھا کہ: "جب میرا جنازہ آٹھ تو حضرت سیدہ نفیسه رضی اللہ عنہا نفیسه رضی اللہ عنہا کا مزار پاک وہ ہے جہاں عرش سے اسرار و کی چوکھٹ پہ جا کے رکھ دینا۔"

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کی وصیت تھی کہ: "جب میرا انتقال حقائق، انوار و تجلیات نازل ہوتی ہیں"۔

نمازِ جنازہ:
آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے شاگرد حضرت امام یعقوب ابوی عہدہ کے کاشانہ مبارک کے پاس سے لیے جانا، "جب وہاں علیہ الرحمہ نے پڑھائی۔

شادی:
آپ کی شادی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے پس پرده رہ کر آپ کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

اسحاق المعمتن رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور اس شادی کا حکم دربار حضرت امام یعقوب ابوی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ: "آج جتنے لوگوں نے حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کا جنازہ پڑھا ہے وہ اس رسالت مآب ﷺ سے ہوا۔

اولاد:
آپ کی اولاد میں ایک بیٹا قاسم اور ایک بیٹی زینب ہیں۔
شاگرو:

(۱) حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ (۲) حضرت امام احمد بن حنبل
امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ کتاب مستطاب
علیہ الرحمہ (۳) حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ ان کے علاوہ
طبقات کبریٰ احوال حضرت سیدی ابوالمواہب محمد شاذلی علیہ الرحمہ
سینکڑوں علماء و محدثین نے آپ سے شرفِ تلمذ کیا۔

خواتین کو نصیحت:

جب خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نصیحت کی طالب ہوتیں تو آپ فرماتیں کہ: "میں نے اللہ کا قرب پانے کے لیے ٹکر، حلم اور صدق سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں دیکھا۔"

امام شافعی کی وصیت:
حضرت مددوح فرمایا کرتے، میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا حضور جان عالم ﷺ نے فرمایا: "جب تمہیں کوئی حاجت

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں یہ بھی

طب و صحت



پیدل چلنے کے فوائد

﴿جَنَابُ سِيدُهُ حَسْنَ آرَاءُ صَاحِبُ﴾

کائنات میں جس طرف بھی نظر دوڑائیے ہر شے میں خالق جی ہاں! جسمانی قوتیں لمبے عرصے تک بحال رکھنے کے لیے ارض و سماء کی قدرت جلوہ افروز ہے اور اشرف مخلوقات حضرت مستقل مزاجی سے مقررہ مدت تک پیدل چلنا اور ہلکی چھلکی انسان اس کائنات کی سب سے اہم اور پیچیدہ ترین مخلوق ہے ورزشیں بہت معاون و مددگار ہیں۔ قدیم اطباء کا قول ہے: آج تک محققین نے جتنا کام انسانی جسم اور اس کے افعال کو سمجھنے کے لیے کیا ہے۔ شاید کسی اور میدان میں اتنی طبع آزمائی نہیں کی۔ ہر چند کہ جسمانی اعضاء ان کی ہیئت اور ان کے افعال پر بے پناہ معلومات حاصل کی جا چکی ہیں۔ اس کے باوجود ابھی بہت سے راز سربستہ ہیں۔ اطباء قدیم و جدید سب اس نقطہ پر متفق ہیں کہ جسم کو حادثات صدمات اور مختلف امراض سے بچانے کی قوت خود انسانی جسم اور اس کی قوت ارادی میں پہاڑ Florida Department of Health گئے اعداد و شمار کے مطابق جو ۵۰ ہزار تک افراد پر مستقل ہیں، جسے ہم ”قوت مدافعت“ کے نام سے جانتے ہیں اس قوت گئے اعداد و شمار کے مطابق جو ۵۰ ہزار تک افراد پر مستقل ہفتوں میں پانچ دفعہ ۲۵ منٹ تک نسبتاً تیز رفتاری سے مدافعت کو مضبوط اور قویٰ تر بنانے کے لیے جن ضروریات کا خیال رکھنا پڑتا ہے ان میں مکمل متوازن غذاء ہے اور دوسرا اہم ترین چیز قلب و ذہن کو غیر ضروری دباؤ اور انتشار سے بچانا ہے ذہنی دباؤ اور انتشار سے بچنے کے لیے جو مختلف طریقے سوءِ ہضم کے مریضوں میں اصلاح ہضم ہوا۔ دورانِ خون تیز ہوا اور جہاں دیگر اعضاء کو تقویت ملی وہیں جسم کی جلد خصوصاً ہیں ان میں ایک قدرت کا عطا کردہ تحفہ دوٹا نگیں ہیں۔

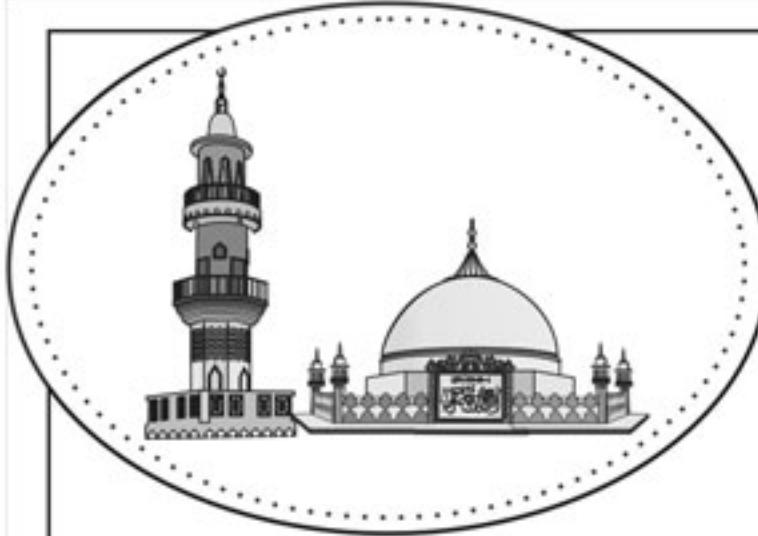
چہرے پرتازگی اور شگفتگی پائی گئی۔ فضاء میں پائے جانے والے جسم کے لیے ہوا سے آسیجن کا حصول، دل کی زیادہ ورزش اجسام خبیث سے جسم کو محفوظ رکھنے کے لیے قوت مدبرہ بدن قوی دوران خون کا تیز ہونا اور بہتر روانی کے ساتھ گردش کرنا اور اسی تر ہو گئی۔ John Hopkins University کی تحقیقات وجہ سے خون میں کولیشورول کالیول بھی کنٹرول میں رہتا ہے اس ورزش میں اٹھنے والا ہر قدم دل کو مضبوط تر بنانے میں کارگر ہے۔ انسان کا عضلاتی نظام خون کو دل تک واپس پہنچانے میں Pump کا سامنہ انجام دیتا ہے اور اس کام میں سب عمل کیا اور پروگرام کے آخر میں دیکھا گیا کہ انضباطی فشار سے زیادہ معاونت نائلیں کرتی ہیں۔ اگر اس کے عضلات الدم میں ۲۰ پاؤنٹ اور انبساطی دباؤ میں ۱۰ پاؤنٹ کی کمی کے لیے دباؤ نہیں ڈال سکیں گے۔ قلب اعضاً رئیسہ میں شامل سب سے زیادہ حساس اور خود مختار عضو ہے اس سرچشمہ حیات کا کام جتنا حساس اور اہم نوعیت کا حامل ہے قدرت نے اس کی حفاظت کے انتظامات بھی اسی قدر حساس رکھے ہیں۔ غرضیکہ پیدل چلنے کی صلاحیت قدرت کا وہ انمول تحفہ ہے جس کا صحیح استعمال کر کے ہم خود اپنی صحت کے بہترین محافظ بن سکتے ہیں نہ صرف یہ بلکہ اپنے معاشرے اور ملک و قوم کی ترقی کے لیے زیادہ فعال اور چاق و چوبندرہ سکتے ہیں۔

.....✿.....✿.....✿.....

بقیہ "حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا" ہوا اس کا پورا ہونا چاہو تو سیدہ طاہرہ حضرت نفیسہ کے لیے کچھ نذر مان لیا کرو اگر چہ ایک ہی پیسہ ہو، تمہاری حاجت پوری ہو گی۔ (فتاویٰ افریقہ، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

چہرے پرتازگی پائی گئی۔ فضاء میں پائے جانے والے جسم کے لیے قوت مدبرہ بدن قوی دوران خون کا تیز ہونا اور بہتر روانی کے ساتھ گردش کرنا اور اسی تر ہو گئی۔ John Hopkins University کی تحقیقات کا رُخ بلند فشار الدم پر پیدل چلنے کے اثرات کی طرف رہا۔ ان کے مجموع کیے گئے نتائج کے مطابق بلند فشار الدم کے مريضوں نے پیدل چلنے کے ورزشی پروگرام پر ۱۰ ہفتے تک عمل کیا اور پروگرام کے آخر میں دیکھا گیا کہ انضباطی فشار سے زیادہ معاونت نائلیں کرتی ہیں۔ اگر اس کے عضلات الدم میں ۲۰ پاؤنٹ اور انبساطی دباؤ میں ۱۰ پاؤنٹ کی کمی Research Institute of Dallas کی تحقیقات کے مطابق جن بیماریوں میں احتیاطی مذکور کے ضمن میں پیدل چلنے انتہائی فائدہ مند تسلیم کیا گیا۔ ان میں حصہ المرارہ (Cholelithiasis) سرطان کی بہت سی اقسام مثلاً سرطان شدی (Breast Cancer) اور آنتوں کا سرطان (Intestinal Carcinoma) وغیرہ۔

یہ بات تواظہ ممن اشتمس ہے کہ پیدل چلنے سے نہ صرف یہ کہ جسم میں فاسد مادے جمع نہیں ہو پاتے بلکہ فال تو چربی بھی جسم میں جمع نہیں ہو پاتی، جن کے لیے زائد وزن مسئلہ ہے ان کے لیے بہترین حل پیدل چلانا جس کی بدولت انسان تندرست و توانا رہتا ہے Columbia University کی تحقیقات کی روشنی میں پیدل چلنے کی ورزش کو وجہ المفاصل (Arthritis) خصوصاً گھٹنوں کے درد میں انتہائی مفید پایا گیا ہے۔ اس قدرتی ورزش یعنی تیز قدمی سے چلانے کے فوائد کی بنیادی وجہ



اللہ اشرف نیوز

صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی

ماہانہ محفل نعت و بیان:
مکرم اشرف جیلانی، صاحبزادہ ارقم المصطفیٰ عظیٰ، صاحبزادہ ۲۹ جولائی بروز ہفتہ بعد نمازِ عشاء جامع مسجد محمدی، لیاقت آباد سید شایان اشرف جیلانی، حضرت علامہ سہیل برکاتی نے میں ماہانہ محفل نعت و بیان کا انعقاد ہوا۔ جس میں ملک کے مشہور و معروف شناخت خواں حضرات نے شرکت کی۔ خصوصی خطاب

محفل نعت و بیان:
مشہور و معروف شناخت خواں حضرات نے شرکت کی۔ خصوصی خطاب مخدوم زادہ سید مکرم اشرف جیلانی نے فرمایا۔ آپ نے اپنے ۶ اگست بروز اتوار بعد نمازِ عشاء جامع مسجد کھتری، پی۔ آئی۔ بی خطاب میں اہلبیت اطہار اور خصوصاً شہادت حضرت سیدنا امام میں حلقة اشرفیہ پی۔ آئی۔ بی کی جانب سے عرس مخدوم سمنانی حسین رضی اللہ عنہ کو بیان کیا۔ محفل کے اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور قدس سرہ کے موقع پر محفل نعت و بیان کا اہتمام ہوا۔ جس سے خصوصی خطاب زینت المشائخ ابو الحسین صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آپ نے حضرت مخدوم سمنانی میں حلقة اشرفیہ کھارا در کی جانب سے سالانہ مخدوم سمنانی کا نفرنس قدمزدگی کے حالات و واقعات پر مفصل گفتگو فرمائی۔

سالانہ مخدوم سمنانی کا نفرنس:
۶ اگست بروز اتوار بعد نمازِ عشاء نیویورک میں مسجد، بولٹن مارکیٹ قدس سرہ کی زندگی کے حالات و واقعات پر مفصل گفتگو فرمائی۔ خطاپ کے بعد صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی نے میں حلقة اشرفیہ کھارا در کی جانب سے سالانہ مخدوم سمنانی کا نفرنس با رگاہ مخدومی میں ہدیہ منقبت پیش کی۔ محفل کے اختتام پر لنگر کا کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت نبیرہ صدر الشریعہ حضرت علامہ اکرام المصطفیٰ عظیٰ مدظلہ العالی نے فرمائی۔ خصوصی خطاب اہتمام ہوا۔

حضرت فخر المشائخ ابوالکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی جامعہ طاہر اشرف:
۱۲ اگست بروز ہفتہ صبح ۹ سے ابھے کے درمیان جشن آزادی نے فرمایا۔ اس کا نفرنس میں دیگر مہمانان گرامی نے شرکت کی جن میں: مخدوم زادہ سید مجتب اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید کے سلسلے میں محفل کا اہتمام ہوا۔ یوں تو ہر ہفتے ہی طلباء جامعہ

طاهر اشرف "بزم اشرف" کے نام سے محفل کا اہتمام کرتے ہیں کا اہتمام کیا گیا۔ جس سے خصوصی خطاب مخدوم زادہ سید مکرم جس میں طلباء کے درمیان نعت اور تقاریر کا مقابلہ ہوا کرتا ہے اشرف جیلانی نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں مخدوم سمنانی کے دس سالہ سلطنت اور علمی خدمات کو اپنا عنوانِ سخن بنایا۔ اس موقع پر خصوصی پروگرام رکھا گیا، جس میں خصوصی طور پر حضرت علامہ مفتی عبدالرحمٰن صاحب کو مدعو کیا گیا۔ جنہوں نے اساتذہ عظیم احترم حق تعالیٰ مظلہ العالیٰ نے محفل کی صدارت فرمائی۔ محفل کے عزیز الحق تعالیٰ مظلہ العالیٰ نے محفل کے افتتاحی پر جامع مسجد الف کے امام و خطیب حضرت علامہ سے روزہ مرکزی سالانہ عرسِ اشرفیہ:

سے انہیں متعارف کرایا۔

۲۶ اگست ۱۴۳۳ھ بمقابلہ ۱۵، ۱۶، ۲۷، ۲۸ محرم الحرام ۲۰۲۳ء کو سے روزہ مرکزی سالانہ عرسِ اشرفیہ تارک السلطنت

محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ منایا گیا۔ تمام پروگرام حضرت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مظلہ العالیٰ کی زیر سرپرستی منعقد کیے گئے۔

۱۳ اگست بروز پیر بعد نمازِ فجر تقریبات کا آغاز ہوا، نمازِ فجر کے بعد خانوادہ اشرفیہ کے افراد نے مزار شریف کو غسل دیا بعد نمازِ ظہر جامعہ طاهر اشرف کے طلباء نے مزار شریف کے معاذ اشرفی، قاری محسن قادری، ذکریا اشرفی شامل ہیں۔ حضرت فخر المشائخ مظلہ العالیٰ نے خصوصی خطاب فرمایا اور حضور مخدوم احاطے میں قرآن خوانی کی۔ بعد نمازِ عصر حضرت صاحب سجادہ سمنانی قدس سرہ کے ملفوظات کو اپنا عنوانِ سخن بنایا۔ خطاب کے کی زیر قیادت جلوسِ چادر شریف ہوا۔ قبل از نمازِ مغرب موئے مبارک شریف و دیگر تبرکات خاندانی کی زیارت کروائی گئی بعد صلوٰۃ وسلام اور خصوصی دعا ہوئی۔

بعد نمازِ عشاء رات ۱۰ بجے محفل نعت و بیان کا آغاز ہوا۔

۱۳ اگست بروز اتوار بعد نمازِ عشاء جامع مسجد الف کی انتظامیہ حضرت فخر المشائخ مظلہ العالیٰ کے مرید جناب حسین رضا اشرفی اور جناب انس اشرفی واہل خانہ کی جانب سے عرس مخدوم سمنانی (ساہیوال) نے تلاوت کلام مجید فرمائی۔ بعد ازاں نعت و منقبت

بجے حلقة اشرفیہ اور نگی ٹاؤن کی جانب سے خلیفہ فخر المشائخ جناب محمد اسحاق اشرفی صاحب نے سالانہ عرس مخدوم سمنانی قدس سرہ کا اہتمام کیا۔ عرس مبارک کی یہ محفل جامع مسجد اشرف جہانگیر، اشرف نگر، اور نگی ٹاؤن میں منعقد ہوئی۔ نظامت کے فرائض جناب رئیس قادری نے انجام دیئے۔ نعت و منقبت کا سلسلہ رہا جس میں جناب محمود الحسن اشرفی، قاری محسن قادری، ذکریا اشرفی شامل ہیں۔ حضرت فخر المشائخ مظلہ العالیٰ نے خصوصی خطاب فرمایا اور حضور مخدوم احاطے میں قرآن خوانی کی۔ بعد نمازِ عصر حضرت صاحب سجادہ سمنانی قدس سرہ کے ملفوظات کو اپنا عنوانِ سخن بنایا۔ خطاب کے بعد صلوٰۃ وسلام اور خصوصی دعا ہوئی۔

مخدوم سمنانی کا نفرس:

۱۳ اگست بروز اتوار بعد نمازِ عشاء جامع مسجد الف کی انتظامیہ حضرت فخر المشائخ مظلہ العالیٰ کے مرید جناب حسین رضا اشرفی اور جناب انس اشرفی واہل خانہ کی جانب سے عرس مخدوم سمنانی (ساہیوال) نے تلاوت کلام مجید فرمائی۔ بعد ازاں نعت و منقبت

کا آغاز ہوا۔ خلافائے فخر المشائخ نے مختلف عنوانات پر آخر میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی خطابات کیے اور بارگاہ مخدوم سمناں میں اپنا معروضہ پیش کیا نے خصوصی دعا فرمائی۔ دعا میں شرکت کرنے کے لیے عوام جن علمائے کرام نے شرکت کی ان میں: حضرت علامہ مفتی عبد الرحمن قادری (ملاوی افریقہ) مدظلہ العالی، حضرت علامہ مفتی محمد اشرفیہ کا صحن، مقبرہ شریف کا احاطہ، جامعہ طاہر اشرف للبنات الناس کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ مسجد قطب ربانی، درگاہ شریف سعیدی اشرفی مدظلہ العالی، حضرت علامہ ظہور احمد قادری کی بلڈنگ اور درگاہ شریف کے باہر گلی تک زائرین کے سرہی سر نظر آرہے تھے۔ جامعہ طاہر اشرف کی پوری بلڈنگ میں مستورات کا اجتماع الگ تھا، جس کی نگرانی زوجہ فخر المشائخ فرمائی تھیں۔ محفل کے اختتام پر ہمیشہ کی طرح بیسن کی روٹی شامل ہیں۔ اس موقع پر حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کی جانب تقسیم کی گئی۔

عرسِ مخدوم سمنانی سمندر میں:

18 اگست بروز جمعہ بعد نمازِ عصر تاعشاء جناب محمد آصف اشرفی کی جانب سے ایک منفرد انداز میں عرسِ مخدوم سمنانی سمندر انہیں ”نشانِ اشرف“ عطا کیا گیا۔ آخر میں صدارتی خطاب حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے فرمایا اور تمام مہمانانِ گرامی کا شکریہ ادا کیا۔

15 اگست بروز منگل بعد نمازِ عشاء عرسِ مخدومی کے دوسرے خطاب سے قبل نعمت و منقبت کا سلسلہ رہا، جس میں سید مکرم روزِ محفلِ سماع کا انعقاد ہوا۔ جس میں تاجِ محمد نیازی قوال اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی، جناب محمد الدین اشرفی قوال، بخاری برادرز اور ان کے ہمنوادوں نے شرکت کی۔ محفل کے آغاز میں ختم شریف اور شجرہ عالیہ پیش کیا بعد نمازِ مغرب حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ پڑھا گیا۔

16 اگست بروز بده عرسِ مخدومی کے آخری دن بعد نمازِ عصر قل کے سمندر کے اسفار کا ذکر کیا۔ آپ کے خطاب کے بعد حضور شریف و مختصر محفلِ سماع کی انعقاد کیا گیا۔ جس میں محمد علی اشرفی زینت المشائخ صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی نے بھی مختصر قوال و ہمنوادے نے شرکت کی۔ بعد نمازِ مغرب ذکر حلقة ہوا اور خطاب فرمایا۔ بعد ازاں صلوٰۃ وسلام، دعا اور لنگر کا اہتمام ہوا۔